WED.9.Sep.2026
VOLUME:22 NO:211
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

روزنامہ ناندیڑ

Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ

RNI No. MAHURD/2006/16935
پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز بدھ 9/ستمبر 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 211
24/ربیع الاول 1449ھ
قیمت 00=3 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

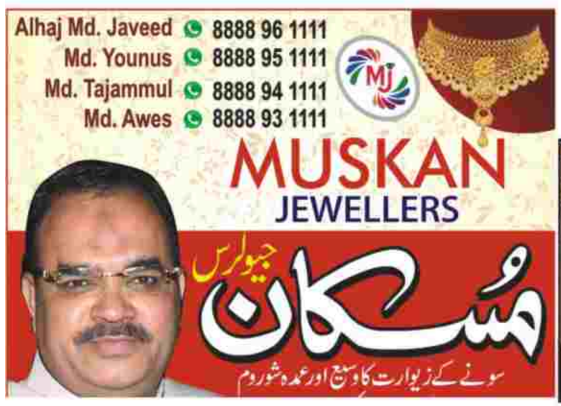

سعودی عرب میں حوثی حملوں سے 73 شہری زخمی

عالمی منڈی میں تیل کی قیمت 100 ڈالر فی بیرل کے قریب پہنچ گئی

جدہ: (ایجنسیز) یمن کے حوثی جنگجوؤں کی جانب سے سعودی عرب کے اقتصادی اور عسکری اہداف پر حوثی حملوں میں خواتین اور بچوں سمیت 73 سعودی شہریوں کے زخمی ہونے کے بعد بعض توانائی کی تنصیبات پر سرگرمیاں معطل کر دی گئی ہیں۔ دوسری جانب ان حملوں کے بعد عالمی منڈی میں تیل کی قیمت 100 ڈالر فی بیرل کے قریب پہنچ گئی ہیں۔ ایرانی حمایت یافتہ حوثی جنگجوؤں کی جانب سے سعودی عرب کی توانائی تنصیبات پر حملوں اور تہران کی طرف سے امریکہ کو 'اقتصادی جنگ' کی دھمکی کے بعد منگل کو تیل کی قیمتیں کئی ہفتوں کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئیں۔ بین الاقوامی خبر رساں ادارے روئٹرز کے مطابق منگل کے روز پاکستانی وقت کے مطابق دن دو بج کر 56 منٹ پر برینٹ خام تیل کے سودے 39.1 ڈالر، یا 43.1 فیصد اضافے کے ساتھ 39.98 ڈالر فی بیرل تک پہنچ گئے ہیں۔ امریکی ویسٹ ٹیکساس انٹرمیڈیٹ (ڈبلیو ٹی آئی) خام تیل 25.2 ڈالر، یا 46.2 فیصد اضافے کے ساتھ 73.93 ڈالر فی بیرل پر ٹریڈ کر رہا تھا۔ اس سے قبل برینٹ خام تیل کی قیمت 46.99 ڈالر فی بیرل تک پہنچ گئی تھی، جو 24 جولائی کے بعد بلند ترین سطح تھی جبکہ ڈبلیو ٹی آئی کی فی بیرل قیمت 73.94 تک پہنچ گئی تھی جو آٹھ جون کے بعد کی بلند ترین سطح ہے۔ منگل کے روز حوثیوں کی جانب سے سعودی عرب پر حملوں میں 73 افراد کے زخمی ہونے کے بعد بعض توانائی کی تنصیبات پر سرگرمیاں معطل کر دی گئی ہیں۔ دوسری جانب ایران نے امریکہ کو 'اقتصادی جنگ' کی دھمکی دی ہے اور کہا ہے کہ اس نے امریکی جنگی جہازوں پر ایک جدید میزائل داغا ہے، جس کے بعد کشیدگی میں اضافے کے خدشات بڑھ گئے ہیں۔ حالیہ دنوں میں دونوں ممالک نے ایک دوسرے پر ایک بار پھر حملے شروع کر دیے ہیں۔ سینچر کے روز امریکی فوج کی مرکزی کمان سینٹکام نے ایران کے تین تیل بردار جہازوں کو نشانہ بنانے کا دعویٰ کیا تھا جن میں سے ایک خارگ جزیرے کے قریب موجود تھا۔ سینٹکام کا کہنا ہے کہ یہ حملے پاسدارانِ انقلاب کی جانب سے خطے میں موجود امریکی جنگی جہازوں پر حملوں کے بعد کیے گئے ہیں۔ رواں ہفتے کے آغاز سے آبنائے ہرمز سے گزرنے والی بحری آمد و رفت بھی سست پڑ گئی ہے کیونکہ ایران نے سوموار کو خبردار کیا تھا کہ اگر امریکہ نے مزید حملے کیے تو وہ جوابی کارروائی کرے گا۔ فروری کے اواخر میں تنازع شروع ہونے سے قبل دنیا بھر میں روزانہ سپلائی ہونے والے خام تیل اور مائع قدرتی گیس (ایل این جی) کا تقریباً پانچواں حصہ آبنائے ہرمز کے راستے منتقل کیا جاتا تھا۔

ایران کا آبنائے ہرمز سے امریکی ڈرون آبدوز قبضے میں لینے کا دعویٰ

تہران: ایرانی پاسدارانِ انقلاب کے نزدیک سمجھی جانے والی فارس نیوز ایجنسی نے دعویٰ کیا ہے کہ پاسدارانِ انقلاب کی بحریہ نے ایک امریکی 'سمارٹ آبدوز' کو قبضے میں لے لیا ہے۔ فارس کے مطابق یہ امریکی فوج کی 'جدید ترین، ذہین اور بغیر عملے کے چلنے والی آبدوزوں' میں سے ایک ہے۔ ایجنسی کا کہنا ہے کہ اس آبدوز کو آبنائے ہرمز کے دہانے پر روکا گیا اور اپنے کنٹرول میں لیا گیا۔ تاہم امریکہ کی جانب سے تاحال اس دعوے پر کوئی ردعمل سامنے نہیں آیا ہے۔

پنجاب میں نشہ کی حقیقت سامنے لانے والے دیہاتی کی خودکشی،

نئی دہلی: کانگریس نے پنجاب میں منشیات کے پھیلاؤ کی حقیقت سامنے رکھنے والے دیہاتی گلزار سنگھ کی خودکشی کے معاملے میں ریاستی وزیرِ خزانہ ہرپال سنگھ چیمہ کو ذمہ دار قرار دیتے ہوئے ان کی فوری برطرفی کا مطالبہ کیا ہے۔ پارٹی نے الزام عائد کیا کہ عام آدمی پارٹی (عآپ) کی حکومت منشیات کے خلاف کارروائی کے بڑے بڑے دعوے کر رہی ہے، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ نشہ پنجاب کے گھر گھر تک پہنچ چکا ہے۔ کانگریس کے دفتر میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے پنجاب اسمبلی میں قائد حزب اختلاف پرتاپ سنگھ باجوہ نے کہا کہ 'عآپ' حکومت پنجاب میں منشیات کے خاتمے کے جھوٹے دعوے کر رہی ہے۔ ان کے مطابق ریاست میں منشیات کی صورت حال انتہائی سنگین ہے اور حکومت کے دعووں اور زمینی حقیقت میں واضح فرق ہے۔ باجوہ نے بتایا کہ سنگرور ضلع میں ایک عوامی جلسہ کے دوران وزیر خزانہ ہرپال سنگھ چیمہ جب منشیات کے خلاف جنگ میں حکومت کی کامیابیوں کا ذکر کر رہے تھے، تو دلت برادری سے تعلق رکھنے والے گلزار سنگھ نے کھل کر ان کے دعوے کو غلط قرار دیا تھا۔ کانگریس لیڈر کے مطابق اگلے ہی روز حکمراں جماعت سے وابستہ افراد نے سوشل میڈیا کے ذریعے گلزار سنگھ پر معافی مانگنے کے لیے دباؤ ڈالا۔ باجوہ نے الزام لگایا کہ مسلسل ذہنی دباؤ اور ہراسانی سے پریشان ہو کر گلزار سنگھ نے زہریلی دوا کھا لی۔ ان کے مطابق گلزار نے اپنی موت سے پہلے دیے گئے بیان میں وزیر خزانہ ہرپال سنگھ چیمہ کو بھی دھمکانے کے لیے ذمہ دار قرار دیا تھا۔ کانگریس نے مطالبہ کیا کہ چیمہ سے استعفیٰ لیا جائے، ان کے خلاف ایف آئی آر درج کی جائے اور واقعے میں ملوث تمام افراد کے خلاف کارروائی کی جائے۔ باجوہ نے عام آدمی پارٹی کے اندرونی اجلاس کی ایک وائرل ویڈیو کا حوالہ دیتے ہوئے پارٹی کی قیادت پر بھی حملہ کیا۔

اسرائیل کا یروشلم میں برطانوی قونصل خانہ بند کرنے سمیت برطانیہ پر متعدد پابندیوں کا اعلان

لندن: برطانیہ کی جانب سے مغربی کنارے میں اسرائیلی بستیوں پر پابندیوں کے اعلان کے بعد اسرائیل نے جوابی اقدامات کا اعلان کیا ہے اور کہا ہے کہ یروشلم میں قائم برطانوی قونصل خانہ بھی بند کر دیا جائے گا۔ منگل کے روز پریس کانفرنس کرتے ہوئے اسرائیل کے وزیر خارجہ گیڈیون ساعر نے کہا کہ اسرائیل یروشلم میں برطانیہ کا قونصل خانہ بند کر دے گا۔ برطانوی حکومت کے مطابق 'یروشلم میں برطانیہ کا قونصل جنرل' یروشلم، مغربی کنارے اور غزہ میں برطانوی حکومت کی نمائندگی کرتا ہے اور برطانیہ اور فلسطین کے درمیان سیاسی، تجارتی، سکیورٹی اور اقتصادی مفادات پر کام کرتا ہے۔ اسرائیلی وزیر خارجہ نے برطانوی حکومت کی جانب سے آج اعلان کردہ پابندیوں کے جواب میں 'اسرائیلی جوابی اقدامات' کے ایک سلسلے کا اعلان کیا۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ اقدامات لیبر حکومت کے 'اسرائیل مخالف فیصلوں کے ایک سلسلے' کے بعد کیا جا رہا ہے، جبکہ انھوں نے برطانوی وزیر خارجہ ایڈ ملی بینڈ پر 'بے بنیاد اور اشتعال انگیز جھوٹ' بولنے کا الزام بھی عائد کیا۔ اسرائیلی وزیر خارجہ نے الزام لگایا کہ لیبر حکومت 'منظم انداز میں ریاستِ اسرائیل کے خلاف کام کر رہی ہے۔' یروشلم میں برطانوی قونصل خانہ بند کرنے کے علاوہ اسرائیل نے برطانیہ کے خلاف جن جوابی اقدامات کا اعلان کیا ہے وہ یہ ہیں: جنوبی اسرائیل کے شہر کیریات گات میں قائم انٹرنیشنل غزہ سپورٹ سینٹر سے برطانوی نمائندوں کو ہٹا دے گا۔
رملہ میں قائم برٹش سپورٹ ٹیم کے تحت فلسطینی اتھارٹی کی سکیورٹی فورسز کو دی جانے والی برطانوی تربیتی سرگرمیوں کا خاتمہ۔ اسرائیلی حکومت مغربی کنارے کو 'یہودیا اور سامریہ' کے نام سے پکارتی ہے۔
12 برطانوی منتخب نمائندوں اور دیگر برطانوی شہریوں کے اسرائیل میں داخلے پر پابندی۔ ساعر کے مطابق یہ پابندی ان افراد پر عائد کی جائے گی جو 'یہود مخالف یا اسرائیل مخالف سرگرمیوں' میں ملوث ہیں، یا جو 'ریاست اسرائیل کے وجود ہی سے انکار کرتے ہیں۔'
یاد رہے کہ برطانیہ کے وزیر خارجہ ایڈ ملی بینڈ نے غیر قانونی طور پر مقبوضہ مغربی کنارے میں قائم اسرائیلی بستیوں سے آنے والی اشیا کی درآمد پر پابندی سمیت متعدد اقدامات کا اعلان کیا ہے۔

سہارنپور مسجد کا انہدام قانون وانصاف کا خون: جمعیۃ علماء ہند

سہارنپور: سہارنپور کی تاریخی کلکٹریٹ مسجد کے اندوہناک انہدام کے بعد پیدا ہونے والی صورتِ حال پر جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی بہت فکر مند ہیں۔ ان کی خصوصی ہدایت پر گزشتہ روز جمعیۃ علماء اتر پردیش کے صوبائی وفد نے دورہ کیا تھا۔ آج جمعیۃ علماء ہند کا اعلیٰ سطحی مرکزی وفد ناظم عمومی مولانا محمد حکیم الدین قاسمی کی قیادت میں سہارنپور پہنچا اور مسجد کے معاملے میں قانونی اور سماجی صورتِ حال کا باریک بینی سے جائزہ لیا۔ مرکزی وفد نے اہلِ شہر، مقدمے سے وابستہ قانونی ماہرین، بااثر سیاسی شخصیات اور جمعیۃ علماء کے مقامی ذمہ داران سے تفصیلی ملاقات کی اور آئندہ کے لائحۂ عمل پر سنجیدہ مشاورت کی۔ وفد نے سابق رکنِ پارلیمنٹ حاجی فضل الرحمن، موجودہ رکنِ پارلیمنٹ عمران مسعود، اراضی سے وابستہ مرحوم یعقوب خان کے پوتے فیروز خان، شاہ ہارون خان، ایڈوکیٹ نوشاد اور مقدمے کے فریق ایڈوکیٹ تنویر وغیرہ سے خصوصی تبادلۂ خیال کیا۔ ان نشستوں میں مسجد کے انہدام، انتظامیہ کے ظالمانہ و غیر منصفانہ رویے اور قانونی چارہ جوئی کے امکانات پر سیر حاصل گفتگو ہوئی۔ اس دوران یہ چونکا دینے والا انکشاف سامنے آیا کہ جس دستاویز کی بنیاد پر فیصلہ سنایا گیا، وہ کاغذ عدالتی ریکارڈ میں سرے سے موجود ہی نہیں تھا اور نہ ہی اسے باضابطہ طور پر درج ریکارڈ کیا گیا۔

ایران کی امریکہ کو دھمکی، 'اقتصادی جنگ کا جواب

خلیج فارس میں بحری پابندی سے دیں گے'

تہران: ایران نے امریکہ کو دھمکی دیتے ہوئے کہا ہے کہ واشنگٹن کی جانب سے اقتصادی جنگ جاری رکھنے کی صورت میں تہران خلیج فارس میں بحری پابندیاں عائد کرے گا۔ ایران نے ساتھ ہی دعویٰ کیا ہے کہ اس نے امریکی جنگی جہازوں اور فوجی اڈوں کے خلاف اپنی فوجی حکمت عملی میں بنیادی تبدیلی کی ہے۔ ایران کی سپریم نیشنل سکیورٹی کونسل کے سکریٹری میجر جنرل محسن رضائی نے منگل کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ حالیہ دنوں میں ایران کے نئے میزائلوں کے ذریعے واشنگٹن کو واضح پیغام دیا جا چکا ہے۔ رضائی نے لکھا، ''حالیہ دنوں میں واشنگٹن کو ایران کے نئے میزائلوں سے واضح وارننگ مل گئی ہے۔ اقتصادی جنگ کا جواب خلیج فارس میں بحری اخراجی زون کے ذریعے ناکہ بندی کی حدود تک دیا جائے گا۔ امریکی جنگی جہازوں اور اڈوں کے حوالے سے ہماری آپریشنل پوزیشن کو بنیادی طور پر از سرِ نو ترتیب دیا گیا ہے۔'' ایرانی عہدیدار کا یہ بیان ایک ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب تہران اور واشنگٹن کے درمیان کشیدگی ایک بار پھر بڑھ گئی ہے اور آبنائے ہرمز کے ذریعے بحری آمد و رفت بھی متاثر ہوئی ہے۔ رضائی نے اس سے قبل بھی کہا تھا کہ ایران خلیج فارس میں ایک نئے 'بحری اخراجی زون' کے قیام کا اعلان کرے گا۔ ان کے مطابق یہ علاقہ امریکی بحری ناکہ بندی کی حدود سے شروع ہو کر آبنائے ہرمز کی سمت بڑھے گا اور خلیج فارس کے بعض حصوں تک پھیلے گا۔ اس علاقے میں داخل ہونے والے ایسے بحری جہاز جو آبنائے ہرمز سے گزرنے کی کوشش کریں گے، انہیں ایرانی پابندیوں کی فہرست میں شامل کیا جا سکتا ہے۔ ایران کی جانب سے خلیج فارس میں بحری پابندیوں کی دھمکی خاص طور پر اہم ہے کیونکہ آبنائے ہرمز عالمی توانائی کی ترسیل کا ایک اہم راستہ ہے۔ جنگ سے قبل دنیا کی تقریباً پانچویں حصے کی تیل اور مائع قدرتی گیس کی ترسیل اس آبی راستے سے ہوتی تھی۔ حالیہ کشیدگی کے باعث یہاں تجارتی بحری جہازوں کی آمد و رفت بھی نمایاں طور پر کم ہوئی ہے۔

620 کروڑ روپے چندے کا تنازعہ: انامیکا پاسوان نے خود کو پارٹی سے الگ بتایا، 'مجھے بلاوجہ بدنام کیا جا رہا ہے'

پٹنہ: عام جن مت پارٹی کو مالی سال 24-2023 میں مبینہ طور پر 620 کروڑ روپے کا چندہ ملنے کے تنازعہ کے درمیان بہار بی جے پی کی ریاستی نائب صدر انامیکا پاسوان نے وضاحت پیش کی ہے۔ ہندی نیوز پورٹل 'اے بی پی نیوز' پر شائع ایک رپورٹ کے مطابق انامیکا پاسوان نے خود کو پورے معاملے سے الگ بتاتے ہوئے کہا کہ انہیں بلاوجہ بدنام کیا جا رہا ہے۔ انامیکا کے مطابق انہوں نے 2022 میں پارٹی چھوڑ دی تھی اور پارٹی کو ختم کرنے کے لیے وکیل کو دستاویزات پر دستخط کر کے دیے تھے۔ انامیکا کے مطابق انہوں نے 2020 میں عام جن مت پارٹی بنائی تھی اور خود اس کی قومی صدر تھیں۔ تاہم 2022 میں انہوں نے پارٹی سے استعفیٰ دے دیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ جب پارٹی بہار میں کام کر رہی تھی، اس وقت انہوں نے بینک اکاؤنٹ تک نہیں کھولا تھا۔ اسی دوران انتخابات اور پھر کووڈ کا دور آ گیا۔ انامیکا نے ایک ٹرانسفر پیپر دکھاتے ہوئے دعویٰ کیا کہ یہ دستاویز 26 جولائی 2022 کو گورو مشرا سے متعلق ہے۔ انہوں نے کہا کہ کاغذ میں انہیں 'سابق صدر' بتایا گیا ہے، نہ کہ صدر۔ انامیکا کے مطابق انہوں نے وکیل سے پارٹی کو تحلیل کرنے کے لیے کہا تھا، نہ کہ اسے کسی اور کو منتقل کرنے کے لیے۔ بی جے پی لیڈر نے الزام عائد کیا کہ پارٹی سے متعلق دستاویزات کی کارروائی کے دوران انہوں نے سادہ کاغذ پر دستخط کر کے وکلاء کو دیے تھے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ بعد میں انہی دستخطوں کا بار بار استعمال کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ دہلی میں سی اے اور وکلاء کے ذریعے کاغذی کارروائی میں کیا کچھ ہوتا ہے، اس کی انہیں معلومات نہیں تھی۔ انامیکا نے یہ بھی کہا کہ پارٹی کے عہدیدار دلت اور متوسط طبقے سے تعلق رکھتے تھے۔ انامیکا پاسوان نے مزید کہا کہ انتخابات، پارٹی کی ویب سائٹ اور انکم ٹیکس سے متعلق موجودہ معاملات میں ان کا کوئی کردار نہیں ہے۔ انہوں نے چندے سے کسی بھی طرح کے تعلق سے انکار کیا اور کہا کہ انہیں بدنام کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے معاملے میں قانونی کارروائی کرنے کی بات کہی ہے۔ ساتھ ہی حکومت سے پورے معاملے کی تحقیقات کرانے کا مطالبہ بھی کیا ہے۔

ذات پر مبنی مردم شماری میں تلنگانہ ماڈل اختیار کیا جائے

او بی سی کے لیے الگ خانہ واضح طور پر شامل ہو: ہریش چودھری

ممبئی: ذات پر مبنی مردم شماری تمام ذاتوں کے مفاد میں ہے۔ ذاتوں سے متعلق اعداد و شمار واضح ہوں گے تب ہی ہر طبقے کو انصاف مل سکے گا، اسی مقصد سے کانگریس پارٹی ذات پر مبنی مردم شماری کا مسلسل مطالبہ کرتی رہی ہے۔ دیر سے ہی سہی، مودی حکومت نے ذات پر مبنی مردم شماری کا اعلان کیا ہے، لیکن اس میں کچھ خامیاں ہیں۔ مردم شماری کے فارم میں ایس سی اور ایس ٹی کے لیے الگ ذکر موجود ہے، لیکن او بی سی طبقے کے لیے الگ خانے کی کوئی گنجائش نہیں رکھی گئی ہے۔ مردم شماری میں او بی سی کے لیے الگ خانہ شامل کیا جائے اور ذات پر مبنی مردم شماری تلنگانہ ماڈل کے مطابق کی جائے، یہ مطالبہ کانگریس ورکنگ کمیٹی کے رکن اور مدھیہ پردیش کے انچارج رکن اسمبلی ہریش چودھری نے کیا ہے۔ تلک بھون میں کانگریس کے ریاستی صدر ہرش وردھن سپکال اور مدھیہ پردیش کے انچارج ہریش چودھری کی مشترکہ پریس کانفرنس ہوئی۔ اس موقع پر ہریش چودھری نے کہا کہ مردم شماری 2021 میں ہی ہونی چاہیے تھی، لیکن کووڈ کا حوالہ دے کر اسے موخر کر دیا گیا۔ مگر لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی کی جانب سے ذات پر مبنی مردم شماری کا مسلسل مطالبہ کیے جانے کے باعث آخرکار 2026 میں مردم شماری کی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ 'جس کی جتنی آبادی، اس کی اتنی حصہ داری' کانگریس پارٹی کا موقف ہے۔ ملک میں چلائی جانے والی سرکاری اسکیموں کا فائدہ ہر سماجی طبقے کو اس کی آبادی کے تناسب سے ملنا چاہیے، اسی مقصد کے لیے کانگریس لیڈر راہل گاندھی نے یہ نعرہ دیا تھا۔ لیکن وزیر اعظم نریندر مودی نے اسے 'اربن نکسل' کی سوچ قرار دیتے ہوئے نظر انداز کر دیا تھا۔ کانگریس صدر ملکارجن کھرگے اور اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے بارہا وزیر اعظم نریندر مودی سے ذات پر مبنی مردم شماری کرانے کے سلسلے میں خط و کتابت کی، لیکن انہوں نے ان خطوط کا بھی کوئی جواب نہیں دیا۔ مگر کانگریس کی مسلسل جدوجہد کے باعث مودی حکومت کو 2025 میں ذات پر مبنی مردم شماری کے لیے اعلامیہ جاری کرنا پڑا۔ ہریش چودھری نے کہا کہ ذات پر مبنی مردم شماری کا اعلان کرنے کے باوجود مودی حکومت اس کے بنیادی مقصد سے دور ہے۔ مودی حکومت دراصل ذات پر مبنی مردم شماری سے حاصل ہونے والے درست اعداد و شمار ملک کے سامنے لانا ہی نہیں چاہتی۔ ملک کے مفاد میں یہ جاننا انتہائی ضروری ہے کہ سماج کے مختلف طبقات کی نمائندگی کتنی ہے۔ اسی طرح کے اعداد و شمار کی بنیاد پر حکومت مختلف اسکیمیں تیار کر سکتی ہے۔ ذاتوں سے متعلق درست معلومات دستیاب ہونے کے بعد ہی مختلف طبقات کو ان کا جائز حصہ مل سکے گا اور سماجی انصاف کا مقصد حاصل ہو سکے گا۔ اگر درست ذات پر مبنی مردم شماری کے ذریعے اس نظام میں بہتری نہیں لائی گئی تو سب سے زیادہ نقصان محروم طبقات کو اٹھانا پڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ بہار کی اس وقت کی نتیش کمار حکومت اور تلنگانہ کی کانگریس حکومت پہلے ہی ذات پر مبنی مردم شماری کر کے ملک کے سامنے ایک مثال پیش کر چکی ہیں۔ ذات پر مبنی مردم شماری ہونے کی صورت میں ہی تمام سماجی طبقات کے ساتھ انصاف کیا جا سکتا ہے۔ اس وقت پہاڑی علاقوں میں مردم شماری جاری ہے، جبکہ باقی ملک میں فروری سے مردم شماری شروع ہونے والی ہے، اس لیے حکومت کے پاس ابھی وقت ہے۔ ہریش چودھری نے کہا کہ حکومت او بی سی طبقے کے لیے الگ خانہ شامل کر کے ہی مردم شماری کرائے۔

ہلدوانی 'شدھی کرن' معاملہ: ایس سی ایس ٹی ایکٹ کے تحت ایف آئی آر درج

ہلدوانی: (ایجنسیز) ہلدوانی کے رام لیلا میدان میں کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے کی ریلی کے بعد ہوئے 'شدھی کرن' معاملے میں نینی تال پولیس نے پہلی ایف آئی آر درج کر لی ہے۔ پولیس نے بتایا کہ ایف آئی آر وکیل اور کانگریس کارکن انجو کی تحریری شکایت پر ہلدوانی تھانہ میں نامعلوم افراد کے خلاف درج کی گئی ہے۔ پولیس نے یہ معاملہ بی این ایس کی دفعہ 196، 299 اور ایس سی/ایس ٹی ایکٹ کی دفعہ 3(1)(آر) کے درج کیا ہے۔ نینی تال ایس ایس پی منجوناتھ ٹی سی نے معاملے کی تفصیلی تحقیقات کی ذمہ داری ایس پی کرائم ڈاکٹر جگدیش چندر کو سونپ دی ہے۔ نینی تال کے ایس ایس پی منجوناتھ ٹی سی نے بتایا کہ پولیس کو اس معاملے میں مقدمہ درج کرنے کے لیے ریاست بھر سے 80 شکایتیں ملی تھیں، جن میں 19 نینی تال ضلع سے تھیں۔ شکایات کی قانونی جانچ کے بعد سب سے پہلے شکایت دینے والی انجو کی تحریر پر ہلدوانی تھانہ میں مقدمہ درج کیا گیا۔ انجو ہی وہ پہلی شخص تھیں، جنہوں نے اس معاملے میں شکایت درج کرائی تھی۔ واضح رہے کہ اس معاملے میں بنگلورو میں بھی ایک زیرو ایف آئی آر درج کی گئی ہے، جسے تحقیقات کے لیے ہلدوانی منتقل کیے جانے کا امکان ہے۔

سیٹلائٹ انٹرنیٹ کا راستہ ہموار، اسپیکٹرم ایلوکیشن کو ملی منظوری!

اسٹارلنک، وَن ویب اور ریلائنس جیو جیسی کمپنیوں کے سیٹلائٹ براڈ بینڈ سروسز دینے کا راستہ اب صاف ہو گیا ہے۔ ذرائع کے حوالہ سے جو خبریں میڈیا میں آ رہی ہیں، اس کے مطابق سکریٹریز کے گروپ نے سیٹلائٹ اسپیکٹرم ایلوکیشن سے متعلق ٹرائی کی سفارشات کو منظوری دے دی ہے۔ اس معاملہ پر گزشتہ ہفتہ ڈیجیٹل کمیونکیشن کمیشن کی میٹنگ بھی ہوئی تھی۔ حالانکہ حکومت کو اب اس تجویز پر کابینہ کی حتمی منظوری لینی ہوگی۔ یعنی اب سیٹلائٹ انٹرنیٹ کے لیے بہت زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑے گا۔

حج 2027: منتخب عازمین کے لیے 2 مرحلوں پر مشتمل طبی جانچ لازمی قرار، سرکلر جاری

نئی دہلی: 2027 میں حج کے لیے منتخب امیدواروں کے حوالے سے رہنما ہدایات جاری کی گئی ہیں۔ یہ ہدایات حج کمیٹی آف انڈیا (وزارت اقلیتی امور کے تحت) نے 2027 کے لیے سرکلر نمبر 10 کے ذریعے منگل کو جاری کی ہیں۔ اس میں حج پالیسی 2027 کی دفعہ 21 کے تحت 2 مراحل پر مشتمل سخت طبی جانچ اور فٹنس سرٹیفکیشن کے عمل کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔ سرکلر کے تحت پہلے مرحلے یعنی اسٹیج-1 کے لیے عارضی طور پر منتخب تمام عازمین کو سرکاری ہیلتھ سنٹر میں سرکاری ایلوپیتھک میڈیکل افسر سے ابتدائی طبی جانچ کرانی ہوگی۔ اس کے ساتھ ہی ان مکمل پرائمری میڈیکل اسکریننگ اور فٹنس سرٹیفکیٹ، جسے اینیکزر-1 بھی کہا جاتا ہے، اور ادائیگی کی رسید آن لائن جمع کرانی ہوگی۔ تمام عازمین کو اسے 'اے ایچ سی او ایل' پورٹل پر اپ لوڈ کرنا ہوگا یا پھر 15 ستمبر 2026 تک یا اس سے قبل اپنی متعلقہ ریاست/مرکز کے زیر انتظام علاقے کی حج کمیٹی کو اس کی ہارڈ کاپی جمع کرانی ہوگی۔ سرکلر میں مزید بتایا گیا ہے کہ سفر شروع ہونے کے وقت کے آس پاس ہونے والی دوسرے مرحلے (اسٹیج-2) کی اسکریننگ کے لیے اصل دستاویزات اور تشخیصی رپورٹ کو محفوظ رکھنا ہوگا۔ جو بھی امیدوار فٹ نہیں پائے جائیں گے، ان کا رجسٹریشن منسوخ کر دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ سرکلر میں کہا گیا ہے کہ طبی حالت چھپانے یا غلط معلومات دینے پر فوری طور پر نااہل قرار دے دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ جمع کرائی گئی رقم ضبط کر لی جائے گی۔ ساتھ ہی موجودہ پالیسی کے تحت قانونی کارروائی کی دفعات کا بھی سرکلر میں ذکر کیا گیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ حج کمیٹی کی جانب سے ایک فارم بھی جاری کیا گیا ہے۔ اس میں امیدواروں کی تفصیلات اور تصویر منسلک کرنے کے علاوہ سنگین بیماریوں سے متعلق سوالات پوچھے گئے ہیں۔ اس فارم میں کسی بھی طرح کی سنگین بیماری، الرجی، بلڈ پریشر، شوگر، دل سے متعلق مسائل، کینسر اور ذہنی بیماری سمیت کئی طرح کی معلومات طلب کی گئی ہیں۔

ناندیڑ۔چھترپتی شیواجی مہاراج ٹرمینس راجیہ رانی ایکسپریس میں نومبر 2026 سے جدید LHB کوچز

ناندیڑ: (ورق تازہ نیوز) مسافروں کی سہولت، حفاظت اور سفر کے تجربے کو مزید بہتر بنانے کے مقصد سے جنوبی وسطی ریلوے نے ٹرین نمبر 17611 / 17612 ناندیڑ ※ چھترپتی شیواجی مہاراج ٹرمینس (ممبئی) ※ ناندیڑ ریاست رانی ایکسپریس کے موجودہ ICF کوچز کی جگہ جدید LHB (Linke Hofmann Busch) کوچز لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ تبدیلی ناندیڑ سے روانہ ہونے والی ریاست رانی ایکسپریس میں 4 نومبر 2026 سے جبکہ چھترپتی شیواجی مہاراج ٹرمینس (ممبئی) سے روانہ ہونے والی ٹرین میں 5 نومبر 2026 سے نافذ ہوگی۔ ریاست رانی ایکسپریس کو 2 LHB ریک کے ذریعے چلایا جائے گا۔ نئی کوچ ترتیب میں مجموعی طور پر 16 کوچز شامل ہوں گے۔ ان میں ایک سیکنڈ کلاس سامان و معذور مسافروں کے لیے کوچ، 4 جنرل کوچز، 5 سلیپر نان اے سی کوچز، ایک اے سی چیئر کار، 2 اے سی تھری ٹائر کوچ، ایک اے سی ٹو ٹائر کوچ، ایک فرسٹ اے سی کوچ اور ایک سامان و گارڈ کوچ شامل ہوگا، جس میں جنریٹر اور بریک وین بھی موجود ہوں گے۔ LHB کوچز شامل کیے جانے سے مسافروں کو زیادہ جدید اور آرام دہ سفری سہولت حاصل ہوگی۔ اس کے علاوہ LHB کوچز کی جدید خصوصیات سفر کے دوران ٹرین کے استحکام اور حفاظت کو بہتر بنانے میں مدد کریں گی۔ روایتی ICF کوچز کے مقابلے میں LHB کوچز کو مسافروں کے لیے زیادہ آرام دہ، محفوظ اور بہتر سفری تجربہ فراہم کرنے کے مقصد سے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ ریاست رانی ایکسپریس کو LHB کوچز میں تبدیل کرنا مسافر خدمات کو جدید بنانے اور مسافروں کو بہتر سہولیات کے ساتھ محفوظ اور آرام دہ سفر فراہم کرنے کے لیے جنوبی وسطی ریلوے کی مسلسل کوششوں کی عکاسی کرتا ہے۔ جنوبی وسطی ریلوے جدید رولنگ اسٹاک کو مرحلہ وار شامل کرتے ہوئے اپنی ریلوے خدمات کو مزید بہتر بنانے کے ساتھ مسافروں کو مزید سہولیات فراہم کرنے کے لیے پرعزم ہے۔

पाहिजेत

नॅशनल एज्युकेशन सोसायटीद्वारा संचलीत, नॅशनल औद्योगिक प्रशिक्षण संस्था, मालटेकडी रोड, देगलूर नाका, नांदेड या संस्थेत खालील जागा कायम विनाअनुदान तत्वावर भरणे आहेत. ईच्छुक उमेदवारांनी दिनांक 18-09-2026 पर्यंत आपला अर्ज व शैक्षणीक कागदपत्राच्या झेरॉक्स प्रतीसह कार्यालयीन वेळेत संस्थेत सादर करावा. मुलाखतीचा दिनांक व वेळ नंतर कळविण्यात येईल. मुलाखतीसाठी स्वखर्चाने यावे लागेल.

अ.क्र.	पदाचे नाव	उपलब्ध जागा	शैक्षणीक पात्रता	शेरा
1	संधाता (Welder) शिल्पनिदेशक	01	Welder CTI or DME	दोन्ही पदासाठी सेवानिवृत्त कर्मचारी सुध्दा अर्ज करू शकतात
2	तारतंत्री (Wireman) शिल्पनिदेशक	01	Electrician / Wireman CTI or DEE	

प्राचार्य
नॅशनल औद्योगिक प्रशिक्षण संस्था,
नांदेड.
संपर्क :9890952485

روزنامہ
ورقِ تازہ

نقشِ سخن

(ادبی صفحہ)

ترتیب وتزئین: اسماک آرٹس اینڈ گرافکس (ناندیڑ)

نورالحسنین کی افسانہ نگاری کا تنقیدی تجزیہ

ف۔ خ۔ مسرت، ناندیڑ، مہاراشٹرا

جس وقت تحریکِ آزادی شباب پر تھی اس وقت بمبئی ذریعہ معاش کا اہم مرکز تھا۔ لوگ ملک کے مختلف حصوں سے ہجرت کر کے بمبئی میں داخل ہو رہے تھے جس میں ایک بڑا طبقہ ادیبوں کا بھی تھا۔ پریم چند سے لے کر کرشن چندر، منٹو، بیدی، عصمت اور خواجہ احمد عباس جیسے اعلیٰ پایہ کے ادیبوں نے ممبئی کی ادبی محفل کو رونق بخشی۔ یہ شہر اس وقت جدید افسانہ کا مرکز تھا۔ جب یہاں کے ادیبوں نے ترقی پسند تحریک میں شمولیت اختیار کی تو ادبی دنیا میں ایک انقلاب آگیا۔ اس تحریک نے جہاں دبے کچلے افراد کی زندگی اور ان کے مسائل کو موضوع بنایا وہیں ظالموں اور سرمایہ داروں کے ظلم و بربریت کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی۔ ترقی پسند تحریک کا دور اردو افسانہ نگاری کا عہد زریں کہا جاسکتا ہے۔ اس وقت ہندوستان مختلف مسائل سے دو چار تھا۔ عدم مساوات اور معاشی بحران کا مسئلہ ابھی حل بھی نہیں ہوا تھا کہ ملک کی تقسیم کا سانحہ پیش آیا۔ تقسیم ہند کے سانحے اور اس کے ردعمل کے طور پر رونما ہونے والے فسادات نے لوگوں کو ذہنی کرب میں مبتلا کر دیا۔ اس دوران انسانیت کو شرمسار کر دینے والے حادثات اور ہجرت کے کرب نے لوگوں کو بے حس بنا دیا جس نے ان کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کو صلب کر دیا۔ جہاں ان مسائل کی وجہ سے اردو افسانے کے موضوعات کو وسعت حاصل ہوئی، وہیں موضوعات کی یکسانیت نے اکتاہٹ پیدا کر دی، اور مقلدین کی بھرمار نے ادب کو نعرہ بنا دیا جس کی وجہ سے اس تحریک کا زور، روز بروز ختم ہوتا چلا گیا۔ ۱۹۶۰ء کے بعد اردو افسانے میں تجربات اور رد و قبول کے دور کا آغاز ہوا۔ ان تجربات نے جہاں اردو افسانے کو مروجہ اسلوب سے باہر نکالا وہیں اردو افسانے کو نئے معنی و مفاہیم بھی عطا کئے۔ جدیدیت کی یہ تحریک ادب کے ساتھ ساتھ اسلوب اور موضوعات میں بھی شعوری طور پر تبدیلی کی خواہش مند تھی۔ چنانچہ اظہار خیال کیلئے نئے اسلوب کی تشکیل کا عمل شروع ہوا، اور یہیں سے اسلوب کی سطح پر تجربات کے دور کا آغاز ہوا۔ موضوعات میں انفرادیت اور نئے پن کی جستجو نے انھیں اجتماعی موضوعات سے دور کر دیا۔ کبھی افسانے میں کردار کو، کبھی کہانی کو رد کیا گیا۔ افسانہ نگار اپنی بات اشاروں، کنایوں، تشبیہات و استعارات میں بیان کرنے لگا۔ حقیقت نگاری کا اسلوب علامتی اور تمثیلی پیرایہ بیان اختیار کرتا چلا گیا۔ اسی دور میں قاری تلازمہ خیال، خود کلامی، شعور کی رو کی تکنیک اور آپ بیتی جیسے اسلوب سے متعارف ہوا۔ ۱۹۷۰ء کے بعد اردو افسانہ نگاری کا اہم مرکز مہاراشٹر رہا۔ مہاراشٹرا میں پیدا ہونے والے ماہر افسانہ نگار نورالحسنین۔ 19 مارچ 1950 کو اورنگ آباد میں پیدا ہونے والے سید نورالحسنین کا تعلق نقش بندی سلسلے کے ایک صوفی خاندان سے ہے۔ ان کا مکمل نام سید نورالحسنین نقش بندی ہے۔ ان کے اجداد تاجکستان کے شہر خجند سے ہجرت کر کے لاہور پہنچے اور مقام ایمن آباد میں سکونت پذیر ہوئے۔ وہاں انہوں نے خانقاہی نظام قائم کیا۔ اُن کے پوتے سید شاہ عنایت الٰہی نے ہجرت کر کے برہان پور پہنچے۔ وہاں سے مہاراشٹر کے علاقے بالا پور پہنچے اور وہاں نقشبندیہ خانقاہ کی بنیاد رکھی۔ ان کے پوتے سید شاہ قمر الدین نقشبندی اورنگ آباد (دکن) پہنچے۔ مشہور شاعر سکندر علی وجدؔ ان کے ننھیالی رشتہ دار تھے اور حماعت علی شاعر ان کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ ایسے ادبی ماحول میں نورالحسنین قلم نہ سنبھالتے تو کیا کرتے۔ ساتویں جماعت سے ان کے ہاتھ میں قلم آگیا تھا۔ میٹرک کے بعد مزاحیہ کالم لکھنے لگے جو مقامی اخبارات میں شائع ہوتے تھے۔ لیکن قلم کار بننے سے پہلے وہ ایک ڈرامہ آرٹسٹ بن چکے تھے۔ وہ اسکول کے ڈراموں میں حصہ لیتے تھے۔ نورالحسنین شاعر بننا چاہتے تھے لیکن اردو نثر میں قلم آزمائی کرنے لگے۔ انہوں نے پہلی کہانی بچوں کے لئے 'انسانیت' کے عنوان لکھی۔ اس کہانی کی اشاعت سے انہیں خوشی بھی ہوئی اور ڈر بھی لگا۔ ڈر کی وجہ یہ تھی کہ ان کے خاندان میں اسکولی تعلیم سے ہٹ کر بچوں کے اس طرح لکھنے پڑھنے پر پابندی تھی۔ لیکن وہ چوری چوری لکھتے بھی رہے اور چھپتے بھی رہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ نورالحسنین کو افسانہ نگار بنانے میں ان کے اندر موجود آرٹسٹ کا ہی ہاتھ ہے تو شاید غلط نہیں ہوگا۔ ساتویں جماعت سے لکھنے لکھانے کا جو سلسلہ نورالحسنین نے شروع کیا تھا۔ ان پانچ افسانوی مجموعے ہیں، چار ناولیں، تنقید کی پانچ کتابیں اور بچوں کے لئے کہانیوں کے تین مجموعات اور ایک ڈرامے کے بعد بھی مسلسل جاری ہے۔ نورالحسنین ادب کی تخلیق کے عمل میں تجربات کرتے رہتے ہیں۔ وہ چونکہ ریڈیو، ٹیلی ویژن اور اسٹیج سے جڑے رہے ہیں اس لئے انہوں اپنے افسانوں اور ناولوں میں 'فلیش بیک تکنیک' کے علاوہ 'شعور کی رو'، 'خود کلامی' اور منظری تکنیک کا بھی استعمال کیا ہے۔ تصوف اور عصری مسائل پر مبنی اپنے ناول 'تلک الایام' میں بھی انہوں نے تکنیکی تجربے کئے ہیں۔ وہ عالموں اور صوفیوں کے خانوادے میں پیدا ہوئے۔ ان کے خاندان کے بزرگوں کی حیات اور اُن کی تعلیمات کا کتابوں اور مختلف تذکروں میں ذکر ہے۔ اُنھیں کردار بنانے کے لیے نورالحسنین نے Schizophrenia نامی ایک مرض کا سہارا لیا جس کے مریض کو عجیب عجیب چہرے نظر آتے ہیں۔ وہ اُن سے باتیں بھی کرتا ہے۔ وہ ایسے مناظر بھی دیکھتا ہے جہاں وہ کبھی گیا ہی نہیں ہوتا ہے۔ اس مرض کا سہارا لیکر ہی وہ یہ اچھوتا ناول لکھنے میں کامیاب ہو سکے۔ نورالحسنین کے چاند ہم سے باتیں کرتا ہے ناول میں فارمیٹ سے بغاوت نظر آتی ہے۔ انہوں نے اس ناول میں کئی کہانیوں کو جوڑنے کی وہی تکنیک استعمال کی ہے جو مہابھارت میں نظر آتی ہے، اس ناول میں ایک کے بعد ایک کئی کہانیاں آتی ہیں لیکن اصل کہانی قائم رہتی ہیں۔ یہ ناول عشق کے موضوع پر ہے، وہ اپنے ناولوں کے لیے بہت ہوم ورک کرتے ہیں۔ موضوع سے متعلق مطالعہ کرتے ہیں۔ نوٹس تیار کرتے ہیں۔ ضرورت پڑنے پر قدیم پینٹنگس کی تلاش کرتے ہیں۔ نقشوں کی مدد لیتے ہیں۔ تاریخ اور جغرافیہ کی کتابیں کھنگالتے ہیں۔ شاید اس لیے کہا جانے لگا کہ نورالحسنین نے ناول نگاری کو بھی ریسرچ ورک بنا دیا ہے۔ ممتاز افسانہ نگار و ناول نگار ڈاکٹر عبدالصمد کا خیال ہے کہ:

"قرۃ العین حیدر کے بعد نئی نسل میں نورالحسنین ہی ہیں جو ناول کے لکھنے سے پہلے تحقیقی مواد جمع کرتا ہے۔"

نورالحسنین اپنی ادبی زندگی کے بارے میں ایک انٹرویو میں خلاصہ کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"میری ادب میں انٹری ہی بچوں کے ادب سے ہوئی جب میں خود بچہ تھا۔ اُس وقت بھی لکھتے وقت میں اپنے آپ سے سوال کرتا تھا کہ میری خواہشات کیا ہیں؟ میرے دوست مجھ سے کس قسم کی کہانی سننا پسند کرتے ہیں۔ رہی بات لفظیات کی تو وہ وہی ہوتے تھے جنھیں میں استعمال کرتا تھا۔ عمر کے ساتھ ہی ساتھ میں افسانہ نگاری کی طرف مائل ہو گیا تھا اور بچوں کے لیے لکھنے کا شوق مجھ سے جدا ہو گیا تھا۔ لیکن قسمت مجھ سے پھر ایک بار یہ کام لینا چاہتی تھی۔ چنانچہ جب میں ریڈیو کی ملازمت میں آیا تو بچوں کے پروگرام کے لیے پھر مجھے بچوں کے لیے کہانیاں لکھنا ضروری ہو گیا۔ اب میں بچوں کی نفسیات، اُن کی شرارتیں، اُن کی پسند کے ساتھ ہی اور بھی بہت سارے موضوعات پر لکھنے لگا تھا، جیسے درخت کیوں ضروری ہیں، بارش کیسے ہوتی ہے، اسکول کا پہلا دن کیا خوشیاں لاتا ہے۔ والدین کی اطاعت اور فرمابرداری سے خود بچوں کو کیسا محسوس ہوتا ہے۔ اس کے لیے کچھ فینٹاسی بھی لکھی تا کہ بچوں کا دل بہل سکے۔ میرا خیال ہے ادب اطفال کی تخلیق کے لیے ان باتوں پر بھی دھیان دیا جائے تو بہت کچھ لکھا جاسکتا ہے۔ بعد میں ان ہی کہانیوں کو ایک جگہ جمع کر کے میں نے "گڈو میاں" چوتھا شہزادہ، اور بچوں کے لیے ڈراموں پر مشتمل ایک کتاب "حضور کا اقبال بلند رہے" شائع کر دیا تھا۔ ان کتابوں کو بچوں نے بے حد پسند کیا۔

(افسانے کا ارتقاء ہر لحاظ سے ہوا ہے۔ انٹرویو۔ ڈاکٹر غضنفر 202251)

۱۹۸۰ء کے بعد مہاراشٹرا میں لکھے گئے افسانوں میں سلام بن رزاق کا افسانہ "آخری کنگورہ"، نورالحسنین کا "فقط بیان تک" اور "سبزہ نورستہ کا نوحہ"، مشتاق مومن کا "ترنت شور مچائیے اور انعام پائیے"، ساجد رشید کا "سونے کے دانت"، انور خان کا "حق"، نورالحسنین کا "گڑھی میں اترتی شام" اور "فنکاری"، انور قمر کا "فضول کاغذات میں ملے تین خط"، احمد عثمانی کا "اپنی مٹی" اور اشتیاق سعید کا افسانہ "ہل جوتا" وغیرہ مہاراشٹر کے نئے افسانوں میں اولیت کے حامل ہیں۔ بیسویں صدی کی آخری دہائی میں مہاراشٹر کے افسانہ نگاروں نے موضوعات کی یکسانیت اور مروجہ افسانوی اسلوب کے خلاف آواز بلند کی اور اس کہانی کی تلاش میں سرگرداں ہو گئے جس میں دل کے دھڑکنے کی صدا واضح طور پر سنی جاسکے اور کہانی روح کی تسکین کا ذریعہ بن سکے۔ جس میں شہری زندگی کے مسائل اور زندگی بسر کرنے کی جدوجہد کے ساتھ ساتھ ان کی آرزوئیں اور تمنائیں انگڑائیاں لے رہی ہوں اور معاشرے کے ایک ایک پہلو کو اجاگر کر سکے، جہاں کہانی اسلوب کے پردے میں نہ چھپ جائے۔ اس احساس کے زیر اثر مہاراشٹر کی اردو افسانہ نگاری نے اپنا رخ بدلا جو کہ نہ تو اپنے پیش رو افسانہ نگاروں کے مشابہ تھا اور نہ ہی بالکلیہ جدیدیت کا منحرف جس کے نتیجے میں ایک ایسے افسانے کا چہرہ سامنے آیا جسے ناقدین نے "نئے افسانے" کے نام سے منسوب کیا، جو کہ افسانہ نگاروں کے فطری تقاضوں کو اپنے بھیتر پوری طرح سموئے ہوئے تھا۔ اس دور کے افسانہ نگاروں نے جہاں کہانی پن کے انحراف کو رد کیا، وہیں علامتی افسانوں کی بامعنویت گیرائی اور گہرائی کو بھی اپنے افسانوں میں جگہ دی۔ اس نئے افسانے کی کامیابی کا سہرا، انور خان، شوکت حیات، سلام بن رزاق حسین الحق، نورالحسنین، بیگ احساس، نگار عظیم، اور انور قمر کے سر ہے۔ مگر ان کے شانہ بشانہ مہاراشٹر کے دوسرے افسانہ نگاروں نے بھی اسے ترقی دینے میں اہم کردار ادا کیا۔ آج مہاراشٹر میں اردو افسانے کی یہ مستحکم بنیاد انھیں افسانہ نگاروں کی کوششوں اور کاوشوں کا ثمرہ ہے۔ عصر حاضر کے مہاراشٹر کے افسانہ نگاروں انور خاں شوکت حیات، میں سلام بن رزاق، حسین الحق، انور قمر، ساجد رشید، انور خان، نورالحسنین، بیگ احساس، نگار عظیم، انور قمر، حمید سہروردی، مقدر حمید، سید محمد اشرف، معین الدین جنابڑے، بلراج مین را، بانو سرتاج، احمد عثمانی، ایم مبین، عارف خورشید، مشتاق مومن، قاضی مشتاق محمود ایوبی، علی امام نقوی، مظہر سلیم، اشتیاق سعید، رحمٰن عباس، مشتاق رضا، عظیم راہی، م۔ ناگ، طارق کولہاپوری، اقبال نیازی اور براق مرزا وغیرہ کا نام خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہے۔ ترقی پسند تحریک نے مہاراشٹر میں جو اردو افسانہ نگاری کا بیج بویا تھا آج وہ توانا درخت بن کر نئی جدید افسانہ نگاروں کیلئے راحت کا سبب بن گیا ہے۔ نورالحسنین 1980 کے بعد کے افسانہ نگاروں میں ایک اہم نام ہیں۔ وہ پچھلے 40 برسوں سے افسانے لکھ رہے ہیں۔ اب تک ان کے پانچ افسانوی مجموعے شائع ہو چکے ہیں، پہلا مجموعہ سمٹتے دائرے 1985، دوسرا" مور رقص اور تماشائی 1988، تیسرا" گڑھی میں اترتی شام 1999، چوتھا "فقط بیان تک 2012، اور پانچواں آخری مجموعہ" بھور بھئی جاگو" وغیرہ ہیں۔ ان کے افسانے نہ ترقی پسندی کا پروپیگنڈہ ہیں نہ ہی جدیدیت کے مہر زدہ ہیں۔ نورالحسنین کہتے ہیں، جنسیات انسانی زندگی میں اتنی ہی ہے جتنا کھانے میں نمک۔ اس لیے ان کے افسانوں میں جنسیات کا دخل بہت کم ہے۔ تہذیب و اخلاق کا زوال اور ماضی کی بازیافت ان کے پسندیدہ موضوعات معلوم ہوتے ہیں۔ گڑھی میں اترتی شام، کلمہ گو، پیتل کی چھئیاں، بیساکھیوں پر کھڑے لوگ، بھنور بھئی جاگو، ایک اداس شام وغیرہ ان کے نمائندہ افسانے ہیں۔ افسانہ "ایک اداس شام" آنکھوں کے سامنے ابھرتے ماضی کے جھلملاتے اور آپ ہی تحلیل ہوتے خوش گوار مناظر اور یادوں کے سہارے آگے بڑھتی کہانی ہے۔ کہانی دھیرے دھیرے قاری کو یوں جکڑ لیتی ہے کہ اسے یہ اپنی کہانی معلوم ہوتی ہے۔ اخلاص و محبت میں ڈوبا ہوا ایک ہنستا کھیلتا مخلوط خاندان جہاں امی، ابا، چچی اور دادی منوں میاں کو منانے میں لگے ہیں۔ بعد میں منوں میاں کی پسند کی شادی ہوئی اور چولہے الگ ہو گئے، گھر کا بٹوارہ ہوا اور ساری خوشیاں وقت کی چکی میں پس کر ریزہ ریزہ ہو گئیں۔۔۔ اب ناراض منوں میاں کو منانے والی کوئی آواز کانوں تک نہیں آرہی ہے۔

پہلے لوگ اپنے بزرگوں کے فرماں بردار ہوا کرتے تھے۔ نہ لڑکے کو لڑکی دکھائی جاتی تھی اور نا ہی لڑکی کو لڑکا۔ وہ کہاں اپنے پسند کی شادیاں کرتے تھے پھر بھی اللہ نے ان کے رشتوں میں وہ تاثر رکھی تھی کہ ایک ان دیکھے ساتھی کی محبت میں پوری زندگی گزار دیا کرتے تھے۔ آج کل تو بات بات پر سیز فائر کا معاہدہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اور نوبت طلاق تک پہنچ جاتی ہے۔ "کل شام بیوی سے ان بن ہو گئی تھی۔ تب سے تنہا بھوکا پیاسا پلنگ پر اوندھا منہ پڑا ہوں۔ منانے والی کوئی آواز میرے کانوں تک نہیں پہنچ رہی ہے کیونکہ مقابل کے کمرے میں ناراض بیوی اور بچے ٹی وی دیکھ رہے ہیں اور میں انتظار کر رہا ہوں کہ کوئی چپکے سے آ کر مجھے منا لے۔" ایک عمدہ و دلخراش کہانی۔ یہ نورالحسنین کے قلم کی سحر البیانی ہے کہ جس نے منوں میاں کے ذہن کی اسکرین پر بنتے ماضی کے دائروں سے بچپن کی سیر کرادی ہے۔ اس کہانی میں نورالحسنین نے فلیش بیک کے واقعات کو اسکرین پلے کی تکنیک میں ڈھالا ہیں۔ اس لیے کہانی کا ہر منظر ایک اکائی ہوتے ہوئے بھی ایک دوسرے سے مربوط ہے۔ افسانہ "کلمہ گو" دکنی ماحول و فضا میں سانس لیتا ہے۔ جس میں کرداروں کی زبان اپنے ماحول اور علاقے کی ترجمان ہے۔ یہ ایک ابو دادا نامی غنڈے کی کہانی ہے۔ جس میں خامیوں کے ساتھ ساتھ چند خوبیاں بھی جمع ہو گئی ہیں۔ اس کا اصل کاروبار سود کا ہے اور حسن اس کی کمزوری ہے۔ اسی کے ساتھ ساتھ وہ رحم دل بھی ہے۔ غریبوں کی مدد بھی کرتا ہے۔ اور جمعہ کے دن کوئی برا کام نہیں کرتا۔ ایک انگریز طالبہ ماریا برونٹ ابو دادا سے سود پر پانچ ہزار روپئے لیتی ہے۔ ابو دادا اس کے حسن کا دیوانہ ہے۔ پیسے ادا نہ کر پانے کی صورت میں ایک دن ماریا پیسوں کے عوض اپنے آپ کو یہ کہتے ہوئے ابو دادا کے سامنے پیش کرتی ہے "ہم انگریز کمیونٹی کبھی کسی کا احسان نہیں رکھتا۔" تب ابو دادا کا ایمان بھی جوش مارنے لگتا ہے اور وہ کہتا ہے "ماریہ ہم مسلمان ہیں۔۔۔ کلمہ گو۔۔۔ کس چیز کی کیا قیمت ہوتی ہے۔ وہ ہم بھی جانتا ہے۔" افسانہ "بھور بھئی جاگو" کی شوٹنگ نورالحسنین نے ریاست کیرالہ کے دیہات اندلور سے شروع کیں۔ اس کے بعد منگلور، کریم نگر، ایلورہ ہوتے ہوئے واپس اندلور پہنچ گئے۔ ہر مقام کے لحاظ سے منظر نگاری اور زبان و بیان کا انھوں نے پورا خیال رکھا ہے۔ کنجو پاتما (فاطمہ)، احمد علی اور کنجو پاتما کے والد افسانے کے اہم کردار ہیں۔ کنجو پاتما ایک پڑھی لکھی لڑکی ہے جو کیرالہ کے ایک دیہات اندلور سے تعلق رکھتی ہے۔ وہ ماں کی ممتا سے محروم ہے۔ اس کے والد حکیم و عامل ہیں۔ افسانے کا دوسرا اہم کردار احمد علی آثار قدیمہ کا ملازم ہے۔ جو پہلی نظر میں ہی کنجو پاتما پر عاشق ہو جاتا ہے۔ افسانے میں شعور کی رو سے فائدہ اٹھایا گیا ہے۔ کہانی کی شروعات رومانی انداز سے ہوتی ہے۔ اور اختتام مسلمانوں کے 73 فرقے ایک ہو جانے کی خواہش پر ہوتا ہے۔ نورالحسین مسلمانوں کے 73 فرقوں سے، مسلکی جھگڑوں سے اور اسلامی تہذیب و تمدن کے مٹتے ہوئے نقوش سے دکھی ہیں۔ وہ اسلام کے شاندار ماضی کی بازیافت چاہتے ہیں۔ ان کی افسانہ نگاری ایک بامقصد افسانہ نگاری ہے لیکن ان کا مقصد فن پر حاوی نہیں ہوتا ہے۔ "گڑھی میں اترتی شام" 1948 کے پولیس ایکشن کے بعد حیدرآباد کے ماحول میں لکھا گیا افسانہ ہے۔ پولس ایکشن سے قبل شیروں کا شکار کرنے والے کریم الدین کہانی کے مرکزی کردار ہیں۔ وہ تیتر باز ہیں۔ اور تیتروں کا شوق انھیں اس وقت ہوا جب پولس ایکشن میں ان کی بندوق چھین لی گئی تھی۔ کریم الدین کے علاوہ زمیندار فاطمہ خالہ، زمیندار کا پوتا خورشید، نائی کاشی ناتھ اور بوڑھا گھسٹری افسانے کے جیتے جاگتے کردار ہیں۔ "پیپل کی چھئیاں" "مہاراشٹر کے ایک نہایت سخت گیر مذہبی برہمن خاندان کی کہانی ہے۔ جس میں مذہب کے غلط تصورات کے خلاف احتجاج و کشمکش افسانے کا نقطہ عروج ہے۔ پنڈت روی شاستری، ان کے دو بیٹے "وجے شاستری" اور "اجے شاستری" افسانے کے اہم کردار ہیں۔ جس میں وجے شاستری کٹر مذہبی روایات اور اندھے عقائد کے خلاف بغاوت کرتا ہے۔ افسانے میں پیپل کی کونپل کو اکھاڑ پھینکنا اندھے عقائد ماننے سے انکار کرنے کی طرف اشارہ ہے۔

بقیہ صفحہ ۳ پر۔۔۔

اردو افسانچہ نگاری کا اجمالی جائزہ

فردوس انجم شیخ آصف، بلڈانہ (مہاراشٹر)
ریسرچ اسکالر امراوتی یونیورسٹی، امراوتی

اردو فکشن کی تاریخ میں بیسویں صدی کے نصف سے "افسانچے" لکھے جا رہے ہیں۔ جس کا سہرہ اردو کے معروف افسانہ نگار "سعادت حسن منٹو" کے سر جاتا ہے۔ انھوں نے 1948ء میں "سیاہ حاشیے" لکھ کر افسانچہ نگاری کی داغ بیل ڈالی۔ اس وقت یہ کہانیاں مختصر افسانے، منی کہانیاں وغیرہ کے نام سے موسوم ہوئیں۔ جوگندر پال نے اسے دوام بخشا، ان کے افسانچوں کا مجموعہ "سلوٹیں" 1975ء میں منظر عام پر آیا۔ یہی وہ مجموعہ تھا جو لکھنے والوں کی توجہ کا مرکز بن کر بے حد مقبول ہوا۔ جوگندر پال کے ساتھ ان کے سینئر اور ہم عصر افسانہ نگاروں خواجہ احمد عباس، کرشن چندر، راجندر سنگھ بیدی، واجدہ تبسم، رام لعل، جیلانی بانو نے زیادہ نہ سہی لیکن کبھی کبھار افسانچے لکھے ہیں۔ جو افسانچہ صنف کی طرف ان کے مثبت رجحان کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔ افسانچہ کے لیے "افسانچہ" یہ لفظ پہلی بار جوگندر پال نے 1962ء میں استعمال کیا تب سے یہی لفظ رائج ہے۔ افسانچہ نگاری کو فروغ دینے والوں میں رتن سنگھ، محمد بشیر مالیر کوٹلوی، ڈاکٹر ایم اے حق، ڈاکٹر عظیم راہی، عارف خورشید، ڈاکٹر اسلم جمشید پوری، رونق جمال، ڈاکٹر مناظر عاشق ہرگانوی، نذیر فتح پوری وغیرہ کا شمار ہوتا ہے۔ ان ہی کی کوششوں کا ثمر ہے کہ آج افسانچہ نگاری کو بطور مقبول صنف اردو کے افق پر نمودار دیکھ رہے ہیں۔ گذشتہ دو دہائیوں میں افسانچہ کو بہت فروغ ملا۔ تقریباً تمام رسائل و جرائد میں افسانچے پڑھنے کو مل ہی جاتے ہیں۔ 2011ء میں "آل انڈیا افسانچہ اکیڈمی" کا نفاذ عمل میں آیا۔ جس کے صدر رونق جمال صاحب منتخب ہوئے، اور 2012ء میں "کل ہند" پیمانے پر افسانچہ نگاری پر دو روزہ سیمنار کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں ملک بھر سے 116ر استاد افسانچہ نگار شامل ہوئے۔ پھر بھی ان کارہائے نمایاں کے اتنے خاطر خواہ نتائج سامنے نہیں آئے۔ اس کے کچھ سال بعد ہی کرونا نے ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ اور انسان اپنے اپنے گھروں میں بند رہنے پر مجبور ہوا۔ ایسی صورت میں سوشل میڈیا ہی ایک ایسا ذریعہ تھا جس کی وجہ سے سب ایک دوسرے سے جڑے ہوئے تھے۔ ادب کا ذوق رکھنے والوں نے یہاں بھی اپنے لیے راستے ہموار کیے اور متعدد گروپ واٹس اپ اور فیس بک پر اپنی ادبی خدمات انجام دینے کے لیے بنائے گئے۔ جس کا ثمر یہ رہا کہ نہ صرف ادب کی دوسری اصناف بلکہ افسانچہ کو بھی بہت فروغ ملا۔ تقریباً 250 ر نئے افسانچہ نگار وجود میں آئے۔ واٹس اپ کے تین سرگرم افسانچہ نگار گروپ افسانہ نگار "گلشن افسانچہ" اور "افسانچوں کی دنیا" نے افسانچہ نگاری کے فروغ میں اپنے حصے کی شمع روشن کی ہے۔ جس میں واٹس ایپ گروپ "کل ہند افسانہ نگار فورم" جس کے ایڈمن محترم انور مرزا صاحب ہیں، افسانچہ نگاری کے فروغ میں اس سے بہتر میڈیا میری نظر سے نہیں گزرا ہے۔ اس گروپ میں مختلف ایونٹ کے ذریعے نئے نئے موضوعات پر افسانچے تخلیق کیے گئے ہیں۔ اسی گروپ سے انور مرزا صاحب اور ریحان کوثر صاحب دونوں نے مل کر "افسانچوں کی الف لیلیٰ" مرتب کیں۔ اس گروپ کے ایک ایونٹ "سو قلم کاروں کی سو لفظی کہانیاں" جسے ریحان کوثر صاحب نے رسالہ "الفاظ ہند" کے دس سال مکمل ہونے کی خوشی میں سو لفظی افسانچہ اسپیشل شمارے کے طور پر شائع کیا ہے۔ کچھ دن پہلے ہی اس گروپ میں "ساس بہو اور داماد"، "ایک دل سو افسانچے" جیسے ایونٹس چلے۔ جس میں ملک کے معتبر و معروف فنکاروں نے اپنے افسانچے پیش کیے ہیں۔ اسی دوران انور مرزا صاحب نے "افسانچوں کی الف لیلیٰ" کے دوسرے ایڈیشن کا اعلان کیا ہے، ساتھ ہی "افسانہ نگار" رسالہ نکالنے کی تیاری سے بھی آگاہ کیا ہے۔ افسانچہ نگاری کے فروغ کے لیے ان کی یہ کوشش قابل داد و تحسین ہے۔ سوشل میڈیا پر اس گروپ کی کاوشیں کبھی نا ختم ہونے والے سرمایہ کی مانند محسوس ہوتی ہیں۔

افسانچہ نگاری کو فروغ دینے کے لیے برصغیر کا پہلا خالص افسانچوں پر مشتمل "افسانہ نما" دو ماہی رسالہ بھی حال ہی میں شروع ہوا ہے۔ جس کی تقریب اجرا 23 July 2023 کو اورنگ آباد میں اختتام پذیر ہوئی۔ جس کے مدیر محمود شاہد صاحب ہیں۔ چند برسوں میں افسانچے کے بہت سے مجموعے منظر عام پر آئے ہیں، جن میں "الجھن"، "رنجش" (محمد علیم اسماعیل) "نشتر" (محمد علی صدیقی) "کل اور آج کا غم" (ڈاکٹر عظیم راہی) "اندر کا آدمی" (سید محمد نعمت اللہ) "100 لفظوں کی 100 کہانیاں" (ریحان کوثر) "کلائیڈو اسکوپ" (جاوید کمال ہاشمی) "بس اتنا سا افسانہ" (سراج فاروقی) "شری کھنڈ" (پرویز انیس) وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ ان کے علاوہ بشیر مالیر کوٹلوی کے افسانچوں کا مجموعہ "جگنو شہر"، نذیر فتح پوری کا "ریزہ ریزہ دل" اور ڈاکٹر ایم اے حق صاحب کا "ڈنک" تنویر اختر رومانی کا "کھول دو" وغیرہ مجموعے صنف افسانچہ کے لیے قیمتی سرمایہ ہے۔

دور موجودہ میں افسانچہ قاری کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ افسانچہ آج کے قاری کے لیے لطف اندوزی کا بہترین ذریعہ ثابت ہو رہا ہے۔ چونکہ ہم یہ جانتے ہیں کہ افسانچے گزشتہ نصف صدی سے لکھے جا رہے ہیں جسے ابتداء میں ناقدین نیا یک صنف ماننے سے بھی انکار کیا ہے۔ اسی لیے اس کا کوئی ماڈل سامنے نہیں تھا۔ جس کی وجہ سے اقوال زرین اور لطائف کو بڑی آسانی سے افسانچہ بنا دیا گیا۔ جب کہ ایسا نہیں ہے۔ افسانچہ میں کہانی پن، تاثر اور تہہ داری کا ہونا ضروری ہے۔ افسانچہ نگاری کے تعلق سے چند ماہرین کے خیالات و نظریات ملاحظہ فرمائیں۔ نورالحسنین صاحب کے الفاظ میں:

"افسانچہ نگاری پلاٹ اور خیالات کے بوجھ کے ساتھ ساتھ لفظوں کے پل صراط سے گزرنے کا عمل ہے۔ افسانچہ نگاری کا فن دو دھاری تلوار پر چلنے کا عمل ہے۔ ایک ایک لفظ کا انتخاب ایک امتحان ہوتا ہے۔"

محمد بشیر مالیر کوٹلوی کی نظر میں:

"ایک کامیاب افسانچہ، میں اسے ہی مانتا ہوں جسے پڑھ کر محسوس ہو کہ اس افسانچہ کو بنیاد بنا کر ایک طویل افسانہ بھی تخلیق کیا جاسکتا تھا۔"

ڈاکٹر اسلم جمشید پوری کہتے ہیں:

افسانچہ کھیل تماشہ نہیں ہے اور نہ ہی لطیفہ بازی بلکہ افسانچہ کا موضوع بھرپور مواد کا تقاضا کرتا ہے۔ افسانچوں میں اضافی خوبی کے طور پر طنز کو بھی شامل کیا جاسکتا ہے۔"

ڈاکٹر عظیم راہی کے نزدیک:

"افسانچہ زندگی کے کسی چھوٹے سے لمحے کی تصویر دکھا کر ایک مکمل کہانی قاری کے ذہن میں شروع کر دینے کا نام ہے۔"

رونق جمال صاحب کے مطابق: "افسانچہ کا اختتام دھماکہ خیز ہونا چاہیے۔ قاری کے ذہن میں آخری جملہ کسی خطرناک بم دھماکے کی مانند گونجنا ہی افسانچے کی کامیابی ہے۔"

(افسانچے کا فن' محمد علیم اسماعیل-ص/ 17)

محمد علیم اسماعیل کے لفظوں میں:

"اختصار، رعایت لفظی اور غیر متوقع اختتام کے ساتھ ایک جھلک دکھا کر ایک طویل کہانی، قاری کے ذہن میں شروع کر دینے والی تحریر کو افسانچہ کہتے ہیں۔"

(افسانچے کا فن، محمد علیم اسماعیل، ص/20)

ان تمام خیالات سے یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ افسانچہ، افسانے کی طرح تمام لوازمات سے پر ہونا چاہیے۔ غضنفر علی صاحب نے بھی اپنی ایک تحریر میں افسانچے کے متعلق لکھا ہے کہ "افسانچہ مختصر ہوتے ہوئے بھی جلتی ہوئی سلاخ جیسا ہو، جو پڑھنے والے کے ذہن کو داغتا ہوا محسوس ہو وہی بہتر افسانچہ ہوگا۔ "میری نظر میں افسانچہ وہی ہوگا جس میں پلاٹ، کہانی پن، تاثر اور قاری کو جھنجھوڑ دینے والا اختتام ہو۔

افسانچہ نگاروں کو چاہئے کہ وہ ڈاکٹر عظیم راہی کی کتاب "اردو افسانچہ کی مقبولیت اور پیش رفت" اسی طرح "محمد علیم اسماعیل" کی مرتب کردہ کتاب "افسانچے کا فن" کا بہت گہرائی اور گیرائی سے مطالعہ کریں تب افسانچے تخلیق کریں۔ آج کل تو بیس، پچاس، سو لفظوں اور چند سطور پر مبنی تحاریر کو نئے ناموں سے نوازا جا رہا ہے اور اسے قلم کار اپنے اپنے نام سے منسوب کیے جا رہے ہیں۔ حال ہی میں "محمد علیم اسماعیل" کا مضمون "موجد سے مکالمہ" پڑھا۔ اس میں اسی بات کو لے کر بہت عمدہ گفتگو کی گئی ہیں۔ افسانچہ، طنزانچہ، بچکانہ کچھ لفظی تحاریر جو بھی ہیں میرے نزدیک تمام ہی افسانچہ صنف میں شامل ہوتی ہیں۔ اسے مزید کسی نام کی ضرورت نہیں ہے۔ پہلے ہی افسانچہ کو صنف ماننے میں نصف صدی کا عرصہ لگا ہے۔ اب مزید ان تمام کو کتنا وقفہ درکار ہوگا یہ آپ سب بخوبی جانتے ہیں۔

چونکہ افسانچہ ایک صنف کی حیثیت سے اردو ادب میں اپنا مقام بنا چکا ہے۔ اس پر تنقیدی کام بھی شروع ہو گیا ہے۔ افسانچے کے پہلے تنقید نگار "ڈاکٹر عظیم راہی" ہی ہیں جو خود معروف افسانہ و افسانچہ نگار بھی ہیں۔ افسانچہ نگاری کے لئے تمام دروازے کچھ لوازمات کے ساتھ وا کر دئے گئے ہیں۔ ایسے میں ہمیں چاہئیے کہ افسانچہ کی مزید آبیاری کی جائے۔ امید ہے کہ جس طرح افسانہ نگاری کے فن نے اپنے دامن میں گل ہائے رنگ رنگ جمع کیئے ہیں فن افسانچہ نگاری بھی اپنے دامن کو بیش بہا موتیوں سے بھرنے میں کامیاب ہوگا۔

☆☆☆☆☆

گھٹنا

(انشائیہ)

از: شس۔ شکیل (اورنگ آباد)

جب تک حضرت انسان کے تمام اعضا صحیح و سالم ہوتے ہیں۔ حضرت انسان اُس کی قدر نہیں کرتا۔ اللہ اپنی الہامی کتاب میں فرمایا ہے 'ہم نے انسان کو بہترین سانچے میں ڈھال کر پیدا کیا ہے۔' حضرت انسان اللہ کے اس فرمان کی طرف توجہ ہی نہیں دیتا۔ بہترین سانچے میں ڈھل کر پیدا ہوئے حضرت انسان کے جب کسی عضو کو ہلکی سی چوٹ لگتی ہے۔ اور وہ ہر روز کے جو وہ کام کرتا ہے اُس میں دقت یا رخنہ کا احساس ہوتا ہے۔ پھر حضرت انسان لا شعوری طور پر دل ہی دل کہہ اُٹھتا ہے۔" اللہ نے ہمیں کیسا نایاب جسم اور جسمانی اعضاء عطا کیا ہے۔ اور میں اس سے غافل رہا۔" اُس کے بعد جلد ہی اُس عضو کی صحت یابی کرنے میں مصروف ہو کر عضو کی تیمارداری کرنے میں لگ جاتا ہے۔ جلد از جلد صحت یاب ہونے کے لیے جسمانی اعضاء کے ماہرین کے در پر دری بچھا کر بیٹھ جاتے ہیں اور کہنے لگتے ہیں۔ "ڈاکٹر' صاحب' حکیم صاحب جتنا جلد ممکن ہو میرا علاج کر دیجئے تا کہ میرے عضو سے کام لے سکوں۔ خرچ کے بارے میں آپ مت سوچئے ۔۔۔ جو بھی خرچ لگے میں دینے کو تیار ہوں بس میرے عضو کو پہلے جیسا بنا دیجئے۔" جیسے ہی چوٹ درست ہو جاتی ہے۔ پھر سے حضرت انسان لاپرواہ ہو جاتا ہے۔ ہمارے جسم کا ہر ایک عضو ہمارے مخلص دوست ہیں جو بولتے کم ہیں، مگر سمجھاتے بہت کچھ ہیں۔ زبان کو چھوڑ کر تقریباً ہمارے جسم کے تمام اعضاء بظاہر خاموش رہتے ہیں۔ مگر موقع ملتے ہی اپنی اہمیت کا ایسا ڈنکا بجاتے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ انہی جسم کے اعضا میں سے ایک نہایت معتبر، مگر مظلوم سا عضو ہے گھٹنا۔ گھٹنا ایک ایسا شریف النفس عضو ہے جو ہمیشہ جھکا رہتا ہے، کبھی اکڑ کر چلنے کی کوشش نہیں کرتا۔ شاید اسی لیے اسے زندگی بھر بوجھ اٹھانے کی سزا ملی ہوئی ہے۔ ہم جب بھی کھڑے ہوتے ہیں، بیٹھتے ہیں، دوڑتے ہیں یا کبھی کبھار غیر ضروری طور پر ناچنے لگتے ہیں، تو گھٹنا بیچارہ خاموشی سے اپنا فرض ادا کرتا رہتا ہے۔ عہد طفلی میں گھٹنے کا ایک الگ ہی مقام ہوتا ہے۔ یہ وہ زمانہ ہوتا ہے جب گھٹنا جسم کا سب سے زیادہ زخمی ہونے والا حصہ ہوتا ہے۔ کبھی سائیکل سے گر کر چھل جاتا ہے، کبھی کرکٹ کھیلتے ہوئے' تو کبڈی اور کھو کھو کھیلتے وقت زمین سے رگڑ کھا لیتا ہے، اور کبھی محض دوڑنے کی خوشی میں ٹھوکر کھا کر اپنی قربانی پیش کر دیتا ہے۔ ان زخموں چوٹوں پر اماں کی پھونک اور دوا کا ملنا گویا گھٹنے کے لیے تمغ جراءت ہوتا تھا۔ جوانی میں گھٹنا کچھ خوددار سا ہو جاتا ہے۔ اب یہ اتنی آسانی سے نہیں چھلتا، بلکہ چپکے سے درد کرنے لگتا ہے۔ خاص طور پر جب سیڑھیاں چڑھنے کا مرحلہ درپیش ہو، تو گھٹنا اپنی ناراضی کا اظہار یوں کرتا ہے۔ 'حضرت انسان کیوں مجھے زحمت دے رہے ہو۔ ترقی یافتہ زمانہ ہو گیا ہے' لفٹ کب کام میں آئے گی۔ تھوڑی سے مجھ ناچیز کو لفٹ کرا کر آرام مہیا کرانے کی زحمت گوارا کیجئے۔ جب انسان پر بڑھاپا سایہء فگن کرتا ہے اُس وقت گھٹنا باقاعدہ ایک بزرگ کا درجہ اختیار کر لیتا ہے۔ اب گھٹنا ہر حرکت سے پہلے اجازت طلب کرتا ہے اور ذراسی بے احتیاطی پر چرچرانے لگتا ہے، جیسے کوئی پرانا دروازہ برسوں بعد کھولا جا رہا ہو۔ اس وقت انسان کو احساس ہوتا ہے کہ گھٹنے کو ہمیشہ نظر انداز کرنا کتنی بڑی بھول تھی۔ گھٹنا نہ صرف جسمانی بلکہ معاشرتی طور پر بھی اہمیت رکھتا ہے۔ کبھی ادب سے گھٹنے موڑ کر بیٹھنا سکھایا جاتا ہے، تو کبھی نماز میں یہی گھٹنے انسان کو عاجزی کا سبق دیتے ہیں۔ یوں گھٹنا صرف جسم کا حصہ نہیں، بلکہ تہذیب و تربیت کا ایک خاموش استاد بھی ہے۔ الغرض، گھٹنا ایک ایسا وفادار ساتھی ہے جو زندگی بھر ہمارے ساتھ رہتا ہے، ہمارے بوجھ اٹھاتا ہے، اور بدلے میں صرف تھوڑی سی توجہ اور احتیاط چاہتا ہے۔ اگر ہم گھٹنے کی قدر نہ کریں، تو یہ بھی ایک دن اپنی خاموشی توڑ کر ہمیں ایسا سبق سکھاتا ہے کہ ہم عمر بھر یاد رکھتے ہیں۔ اے حضرت انسان بےفکری میں سیڑھیاں چڑھ رہے ہوں یا کسی غیر ضروری دوڑ میں حصہ لے رہے ہوں، تو ذرا اپنے گھٹنوں کا بھی خیال کیجیے گا کیونکہ یہ وہ مخلص دوست ہیں جو بولتے کم ہیں، مگر سمجھاتے بہت کچھ ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نظم

از: ابن انشاء

اب کوئی آئے تو کہنا کہ مسافر تو گیا
یہ بھی کہنا کہ بھلا اب بھی نہ جاتا لوگو
راہ تکتے ہوئے پتھرا سی گئی تھی آنکھیں
آہ بھرتے ہوئے چھلنی ہوا سینہ لوگو
کتنی اس شہر کے سجنوں کی سُنی تھی باتیں
ہم جو آئے تو کسی نے بھی نہ پوچھا لوگو
سب کے سب مست رہے اپنے نہاں خانوں میں
کوئی کچھ بات مسافر کی بھی سُنتا لوگو
ہونٹ جلتے تھے جو لیتا تھا کبھی آپ کا نام
اس طرح اور کسی کو نہ ستانا لوگو
بند آنکھیں ہوئی جاتی ہیں، پساریں پاؤں
نیند سی نیند ہمیں اب نہ جگانا لوگو
کوئی خبر اس کی ہمیں ہو تو تمہیں بتلائیں
کون نگر، کون گلی، کون محلہ لوگو
چند لفظوں کا معمہ تھا وہ الجھا سلجھا
اس نے تو نام بھی پورا نہ بتایا لوگو

غزل

از: بے نام گیلانی

آہ سی نکلی جگر کے تار سے
کون دیتا ہے صدا کہسار سے
عجز پائی حضرت طیار سے
سر فروشی حیدر کرار سے
روح جب خالی ہوئی انوار سے
ہم نظر آنے لگے لاچار سے
ڈوبتی کشتی کو کیا امید ہو
بادبانوں سے یا پھر پتوار سے
تاریخ عالم بھی تو خاموش ہے
کام کب ہم نے لیا تلوار سے
اس کے قدموں میں زمانہ آگیا
جو مبرہ ہو گیا سنسار سے

☆☆☆☆☆

صفحہ ۲ سے آگے۔۔۔

نورالحسنین کی افسانہ نگاری کا تنقیدی تجزیہ

افسانہ "بیساکھیوں کے پر کھڑے لوگ" میں جذباتی و نفسیاتی الجھنوں کو اجاگر کیا گیا ہے۔ یہ افسانہ مادی خوشحالی اور روشن مستقبل کے لیے بچوں کو بیرون ملک بھیج دینا اور پھر ان گنت یادوں کے سہارے زندگی کے مشکل دن گزارنے والے لوگوں کی کہانی ہے۔ جس میں زندگی گھڑی کے پنڈولم میں قید ہو کر رہ گئی ہے۔ افسانے کا مرکزی کردار حیدر ہے۔ جس کے جذبات و احساسات پورے افسانے پر چھائے ہوئے ہیں۔ بہترین طرز بیان اور فلسفیانہ رنگ نے افسانے کو شہکار بنا دیا ہے۔ آئیے اب دیکھتے ہیں نورالحسنین کا فن اہل ادب کی نظر میں۔ ڈاکٹر قمر رئیس نورالحسنین کے بارے میں لکھتے ہیں۔۔۔"آپ کے فنی رویئے میں خاصی تازگی اور تہہ داری ہے، اور بڑی بات یہ ہے کہ آپ ہم عصر زندگی کے جلتے ہوئے مسائل سے منحرف نہیں ہیں۔"

جیلانی بانو، حیدرآباد نورالحسنین کے بارے میں لکھتی ہیں:۔"آپ کے ہاں کہانی سنانے کا جو انداز ہے۔ وہ افسانے کے موضوع کی اہمیت بھی بڑھا دیتا ہے"۔ نیر مسعود نورالحسنین کے بارے میں لکھتے ہیں۔۔"آپ کو کہانی بیان کرنے کا سلیقہ ہے"۔ سلام بن رزاق ممبئی سے نورالحسنین کے بارے میں لکھتے ہیں:۔"ماضی کی بازیافت نورالحسنین کے پسندیدہ موضوعات میں سے ہے"۔ بشر نواز، اورنگ آباد سے نورالحسنین کے بارے میں لکھتے ہیں:۔"اس کے ہاں کہانی بنتی ہے"۔ شوکت حیات، پٹنہ۔ نورالحسنین کے بارے میں لکھتے ہیں۔"1970 کے بعد جدید افسانوں میں جن مثبت تبدیلیوں کی باتیں میں کرتا ہوں ان کی جھلکیاں آپ کی بعض کہانیوں میں ملتی ہیں"۔ ڈاکٹر ارتضیٰ کریم، نورالحسنین کے بارے میں لکھتے ہیں:۔"نورالحسنین کا فن روشن امکانات کا حامل ہے۔ ان کے یہاں موضوعات میں تنوع اور مشاہدے کا عام فہم زبان میں اظہار ہے"۔

نورالحسنین کے افسانوں کے پلاٹ مربوط ہوتے ہیں۔ اور واقعات میں ترتیب ہوتی ہیں۔ وہ کہانی میں ماحول کی ہو بہو تصویر کھینچتے ہیں۔ افسانے کے موضوع کی مناسبت سے اسلوب کا انتخاب کرتے ہیں۔ افسانے میں اپنے نقطہ نظر کو زیادہ نمایاں ہونے نہیں دیتیں۔ آخر میں کوئی فیصلہ نہیں سناتے سب کچھ قاری پر چھوڑ دیتے ہیں۔ کرداروں کو بڑی محنت سے گڑھتے ہیں۔ وہ اپنے افسانوں کے لیے ایک ماحول منتخب کرتے ہیں۔ پھر اس ماحول میں ان کرداروں کو بساتے ہیں۔ انہیں زندگی عطا کرتے ہیں۔ اور ماحول کے عین مطابق انھیں زبان عطا کرتے ہیں۔ ان کے کردار ملی جلی کیفیت کے حامل ہوتے ہیں۔ جن میں خوبیوں کے ساتھ ساتھ خامیاں بھی ہوتی ہیں۔ ان کے افسانوں میں ایک تاثر ہوتا ہے جو قاری کے دل مسحور کر لیتا ہے۔ راجندر سنگھ بیدی کی افسانہ نگاری کی طرح نورالحسنین بھی دھیمے لہجے سے افسانے کی شروعات کرتے ہیں۔ پھر دھیرے دھیرے کشمکش اور اضطراب سر اٹھاتے ہیں اور ایک تجسّس پیدا کر دیتے ہیں۔ بقول آل احمد سرور: "راجندر سنگھ بیدی اینٹ پر اینٹ رکھ کر افسانہ تعمیر کرتے ہیں۔ ان کا ہر افسانہ تراشا ہوا ہیرا ہے۔" اور بقول کنہیا لال کپور "راجندر سنگھ بیدی تھیم کا بادشاہ ہے۔" بس یہ دونوں قول مجھے نورالحسنین کی افسانہ نگاری پر صادق نظر آتے ہیں۔ ان کے افسانوں کے پلاٹ دیہی اور شہری حدود سے نکل کر بین الاقوامی سرحدوں تک کو عبور کر گئے۔ گڑھی میں اُترتی شام زوال حیدرآباد کے بعد ایک دیہات کے ایک زمین دار کی کہانی ہے۔ افسانہ کلمہ گو کا پس منظر حیدرآباد دکن ہے۔ افسانہ پیپل کی چھائیاں شہر پونا سے تعلق رکھتا ہے۔ افسانہ یہ تیرے پُر اسرار بندے کا Scenario ممبئی شہر کا ہے۔ یہ عشق نہیں آساں کا شہر اورنگ آباد ہے۔ افسانہ بھور بھئی جاگو میں ریاست کیرالہ کا ایک مقام اندلور ہے۔ افسانہ سبز نورستہ کا نوحہ کا مرکزی کردار حیدرآباد کا ہے جو کراچی پہنچ کر مہاجر بن جاتا ہے۔ افسانہ آخری اسٹوری عراق کے زوال کے پس منظر میں ہے اور افسانہ بسلامت روی و باز آئی افغانستان کے اطراف گردش کرتا ہے۔ نورالحسنین کے تحت الشعور میں کربلا بھی بسی ہوئی ہے۔ ان کے افسانے سبز نورستہ کا نوحہ میں کربلائی منظر نامہ ہے۔ افسانے کا کردار اپنے گھر اور محبوبہ سکینہ کو چھوڑ کر پاکستان ہجرت کر جاتا ہے۔ پچاس برس کے بعد جب وہ واپس آتا ہے تو دیکھتا ہے کہ جہاں اُس کا گھر تھا، وہاں ایک بلڈنگ کھڑی ہے۔ اُس کے قریب عاشور خانہ ہے۔ جہاں محرم کی مجلس ہو رہی ہے۔ افسانے کا ایک اقتباس ملاحظہ کیجئے کہ واقعہ کربلا کس طرح کسی کا ذاتی غم بن جاتا ہے۔"میرے کانوں میں آوازیں گونج رہی تھیں، ہائے امامِ مظلوم آپ کے عزیز اور چہیتے باقی نہ رہے، ہائے امامِ مظلوم آپ سے آپ کا مدینہ چھوٹ گیا، ہائے امامِ مظلوم آپ کی سکینہ بے سہارا ہو گئی، ہائے امامِ مظلوم آپ کا سب کچھ چھوٹ گیا، ہائے امامِ مظلوم آپ کس کس پر صبر کریں گے؟ میں غم سے نڈھال بہت دیر تک سکتے کی حالت میں ڈوبا رہا اور پھر بوجھل قدموں سے چلتا ہوا جیسے ہی امام باڑے میں داخل ہوا، وہاں ماتم اپنے نقطہ عروج پر تھا۔ سینے پر پڑنے والی ہر ضرب اور منہ سے نکلنے والی ہر آواز تشنہ شد یا حسین راست میرے دل پر بجلی بن کر گر رہی تھی۔ ماتم داروں میں بھی شامل ہو گیا۔ میری آنکھوں سے آنسوؤں کی برسات ہو رہی تھی اور میری زبان سے پورے کرب کے ساتھ آوازیں نکل رہی تھیں ہائے تشنہ شد یا حسین۔ ہائے تشنہ شد یا حسین۔ ہائے تشنہ شد یا حسین۔ (سبز نورستہ کا نوحہ۔ از نورالحسنین)

ان کے افسانوں کے پانچ مجموعے سمٹتے دائرے، مور رقص اور تماشائی، گڑھی میں اُترتی شام، فقط بیان تک اور بھور بھئی جاگو۔ چار ناول اہنکار، ایوانوں کے خوابیدہ چراغ، چاند ہم سے باتیں کرتا ہے اور تلک الایام کے علاوہ تنقیدی کتابیں بھی شائع ہو چکی ہیں۔ 1980 کے بعد اُبھرنے والے افسانہ نگاروں پر مضامین کے مجموعے نیا افسانہ۔ نئے نام کی دو جلدیں شائع ہو چکی ہیں نورالحسنین کی افسانہ نگاری ذکر کرتے ہوئے عصمت جاوید ایک جگہ پر لکھتے ہیں:"افسانے کی دنیا میں نورالحسنین کا نام بالکل نیا ہے۔ "بساط ہوائے دل" پر وہ ابھی تازہ وارد ہیں۔ وہ مہاراشٹرا کی مشہور ادبی خطے مراٹھواڑہ میں ریڈیو آرٹسٹ کی حیثیت سے اور اسٹیج پر بھی اپنی صلاحیتوں کا سامعین اور ناظرین سے اپنا لوہا منوا چکے ہیں۔" (افسانوی مجموعہ "سمٹے دائرے، نورالحسنین۔ پیش لفظ۔ عصمت جاوید ص ۸)۔ اس مجموعے کا پہلا افسانہ ہی قاری کے دل کو متاثر کر دیتا ہے جس کے بعد سے افسانہ نگاری کی ساری گرہ کھلتی ہوئی نظر آنے لگتی ہیں۔ عہد جدید کی مشہور و معروف شخصیتوں میں اہم نام نورالحسنین کا لیا جاتا ہے ان کی افسانہ نگاری کے تعلق سے عصمت جاوید لکھتے ہیں کہ:"پریم چند کے اردو افسانے نے مختلف جہتوں میں سفر کیا ہے۔ منٹو کی فنکارانہ جنس پرستی سے لے کر علامتی اور تجریدی افسانوں کے کچھ انتہائی معنی خیز اور کثر لایعنی فنی تجربوں تک اس نے ہزار رنگ اختیار کیے ہیں۔ نورالحسنین کے افسانوں میں بھی اس بت ہزار شیوہ کی ایک انوکھی ادا کی ہلکی سی جھلک دیکھی جا سکتی ہے" (افسانوی مجموعہ "سمٹے دائرے، نورالحسنین۔ پیش لفظ۔ عصمت جاوید ص ۸)۔ "سمٹے دائرے کے تمام افسانے تخیلی علامتی نہیں ہیں "واپسی" کا پروفیسر ایک مثالی کردار ہے "مٹی" کا بنیادی موضوع دہی ہے۔ لیکن انداز پیشکش نے اسے بالکل جداگانہ روپ دیدیا ہے بچے کا بار بار منہ میں ڈھیلا رکھنا عموماً علامتی ٹچ ہے۔ اس مجموعے میں کچھ افسانے ایسے ہیں جو آپ کو جھنجھوڑ کر رکھ دیں گے۔ عصمت جاوید لکھتے ہیں:" نورالحسنین کے افسانوں میں ایک خاص بات مجھے یہ نظر آتی ہے کہ وہ پامال موضوعات سے گریز کرتے ہیں۔ وہ اسی وقت قلم اٹھاتے ہیں جب وہ کسی انوکھے تجربے سے گذرتے ہیں۔ اور اسے انوکھے انداز میں پیش کرتے ہیں۔ یہی چیز انھیں عام رومانوی افسانہ نگاروں سے منفرد کرتی ہے ان کا اسلوب بیجا مرصع کاری اور ضرورت سے زیادہ سادہ بیانی، دونوں عیوب سے پاک ہے۔" (افسانوی مجموعہ "سمٹے دائرے، نورالحسنین۔ پیش لفظ۔ عصمت جاوید ص ۹) سورج سوا نیزے پر "اس افسانے میں نورالحسنین کی مکالمہ نگاری عروض پر نظر آتی ہے۔ فضا بندی اور تخیل سازی کی کامیاب کوشش ہے اور مخصوص تقلیبی اور معکوسی تکنیک کی عمدہ مثال ہے۔ یہی تخیل سازی اور خیالی ماحول در پردہ آثار کی روشنی میں "آخری اسٹوری" کا قابل ذکر بناتا ہے۔ اور سردار کا کردار قدر کی جبر میں تبدیلی کر دیتا ہے۔ اور اس میں تو کوئی شبہ نہیں کہ نورالحسنین مکالمہ لکھنا عمدہ طریقے سے جانتے ہیں۔ جاوی ناصر ان کی افسانہ نگاری کے بارے میں لکھتے ہیں:"نورالحسنین کی تقلیبی اور معکوسی تکنیک" شہر خموشاں کا نقیب" کو بھی قابل مطالعہ بناتی ہے۔ گورکن کے وجود کو نفرتوں سے، ذلتوں سے، غلاظتوں سے چھڑا کر ایک قابل رحم لائق مطالعہ کرنے میں تبدیل کر دیتی ہے۔ رہا بافت کا مسئلہ تو وہ چست ہے۔ اور زبان واحد متکلم ہو کر کرداروں کا ساتھ دیتی ہے، یہی چیز نورالحسنین کی شناخت بنتی ہے۔ کہانی کا غائب کردار اپنے انجام کے تعاقب میں ہے۔ لیکن کہانی اپنے اختتامیہ میں برعکس صورت حال کو پیش کرتی ہے۔ جس کہانی سے سب سے زیادہ مجھے متاثر کیا ہے وہ ہے گھڑی میں اتری شام" (افسانوی مجموعہ گڑھی میں اتری شام۔ پیش لفظ ناصر جاوید۔ ص ۹) نورالحسنین کے افسانوں میں کہیں نہ کہیں مقامیت۔ علاقائیت اور ارضیت کی مثال ضرور ملتی ہے۔ جو اپنے آپ میں آفاق ہیں۔ ان کی مکالمے نگاری اپنے مناسب سمتوں میں رواں دواں ہے۔ اکثر مکالمے کردار کے مناسبت سے ہوا کرتے ہیں۔ ان لکھے افسانوں میں کہانی بھی ہے، تام جھام ہے، چہل پہل ہے، سرگوشیاں بھی ہیں، شور بھی ہے سناٹے بھی ہیں نید بھی ہے اور بیداری بھی ہے ایسا لگتا ہے کہ ایک آباد دنیا کی آباد کہانیاں ہیں۔ یہ وہ خصوصیات ہیں جس کی بنیاد پر نورالحسنین اپنے معاصر افسانہ نگاروں میں منفرد مقام رکھتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

لائنز کلب ناندیڑ کے زیرِ اہتمام شاسکیہ ادھیاپک مہاودیالیہ میں بلڈ ڈونیشن بیداری اور CPR تربیتی کیمپ کا کامیاب انعقاد

ناندیڑ: ۸ ستمبر (پریس نوٹ): لائنز کلب ناندیڑ، ڈسٹرکٹ ۳۲۳۴-ایچ ۲ کی جانب سے آج شاسکیہ ادھیاپک مہاودیالیہ، شوبھا نگر، ناندیڑ میں طلبہ اور عملے کے لیے بلڈ ڈونیشن بیداری کیمپ کا کامیاب انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کی صدارت کلب کے صدر لائن مہیش بھارتیہ نے کی۔ اس موقع پر مرکزی رہنما کے طور پر کلب کے سابق صدر لائن ڈاکٹر منوج کاسلیوال موجود تھے۔ ڈاکٹر کاسلیوال نے بلڈ ڈونیشن سے متعلق مختلف شکوک و شبہات اور غلط فہمیوں کو نہایت آسان زبان میں دور کیا۔ ان کی پُراثر رہنمائی کے سبب ۹ ستمبر ۲۰۲۶ کو اسی مہاودیالیہ میں ہونے والے بلڈ ڈونیشن کیمپ میں مکمل تعاون کرنے کا وعدہ طلبہ نے کیا۔ اسی پروگرام میں ڈاکٹر کاسلیوال نے دل کی بیماریوں کے مختلف پہلوؤں پر تفصیلی معلومات فراہم کیں۔ اس کے بعد Cardio Pulmonary Resuscitation - CPR اس جان بچانے والی تکنیک کا عملی مظاہرہ کر کے سب کو آگاہ کیا۔ ہنگامی صورتحال میں CPR کتنا اہم ہے، یہ انہوں نے سادہ اور مؤثر انداز میں سمجھایا۔ دونوں موضوعات پر ہونے والے طویل سوال و جواب کے سیشن میں مستقبل کے اساتذہ کے تمام سوالات کا ڈاکٹر کاسلیوال نے تسلی بخش جواب دیا۔ اس موقع پر کلب کے سیکرٹری لائن سرور خان، پروجیکٹ چیئر پرسن لائن گیانیشور پتانگے، پرنسپل لائن ارمیلا دھوت اور ان کے ساتھی موجود تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆

ڈاکٹر اقتدار حسین فاروقی کی سائنسی و علمی خدمات قرآن فہمی کا اہم ذریعہ ہیں: ڈاکٹر عمار رضوی

"حیوانات فی القرآن الکریم" کے اجرا کے ساتھ "نباتاتِ قرآن" اور "نباتاتِ الطبِ نبوی" کے نئے ایڈیشن بھی جاری

لکھنؤ: ۸ ستمبر (پریس ریلیز): اردو سائنٹفک سوسائٹی کے زیرِ اہتمام ممتاز سائنس داں ڈاکٹر اقتدار حسین فاروقی کی تصنیف "حیوانات فی القرآن الکریم" کے اجرا اور "نباتاتِ قرآن" و "نباتاتِ الطبِ نبوی" کے نئے ایڈیشن کی تقریب عارف اپارٹمنٹ، نیو حیدرآباد، لکھنؤ میں منعقد ہوئی۔ تقریب کی صدارت سابق کارگزار وزیرِ اعلیٰ اور آل انڈیا مائنارٹیز فورم فار ڈیموکریسی کے قومی صدر ڈاکٹر عمار رضوی نے کی۔ تقریب میں چیئرمین اسلامک سنٹر آف انڈیا مولانا خالد رشید فرنگی محلی، چانسلر انٹیگرل یونیورسٹی پروفیسر سید وسیم اختر، وائس چانسلر ایرا میڈیکل یونیورسٹی پروفیسر ڈاکٹر عباس علی مہندی، ماہرِ امراضِ قلب ڈاکٹر رشید فاروقی اور دیگر علمی و ادبی شخصیات نے شرکت کی۔ ڈاکٹر رشید فاروقی نے مہمانوں کا استقبال کیا۔ "حیوانات فی القرآن الکریم" میں قرآنِ کریم میں مذکور حیوانات کا تفصیلی جائزہ پیش کرتے ہوئے ان کی اہمیت اور انسان سے ان کے تعلق کو اجاگر کیا گیا ہے۔ اس سے قبل ڈاکٹر اقتدار حسین فاروقی کی معروف تصانیف "نباتاتِ قرآن" اور "نباتاتِ الطبِ نبوی" بھی منظرِ عام پر آ چکی ہیں، جن میں قرآنی نباتات کا تفصیلی تعارف، سائنسی معلومات اور طبِ نبوی سے متعلق اہم مواد شامل ہے۔ ان تصانیف کو اپنے موضوع پر نایاب اور قابلِ قدر علمی سرمایہ قرار دیا گیا۔ ڈاکٹر عمار رضوی نے اپنے صدارتی کلمات میں ڈاکٹر اقتدار حسین فاروقی کی بیش قیمت سائنسی، علمی اور تحقیقی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے قرآنِ کریم سے متعلق سائنسی معلومات اردو اور انگریزی میں آسان اور عام فہم زبان میں پیش کی ہیں، جو سائنسی علوم کے میدان میں ایک اہم اضافہ ہے۔ ان کی تصانیف کے ذریعے قرآنِ کریم میں مذکور نباتات، الطبِ نبوی اور حیوانات کے بارے میں مفید اور تحقیقی معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر فاروقی کی علمی خدمات نئی نسل کے لیے قیمتی سرمایہ ہیں اور ان کے کام کو وسیع پیمانے پر عوام تک پہنچانے کی ضرورت ہے۔ ڈاکٹر رضوی نے اعلان کیا کہ ان کی علمی و سائنسی خدمات کے اعتراف میں بہت جلد ایک عوامی استقبالیہ تقریب کا انعقاد کیا جائے گا۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے دیگر مقررین نے بھی ڈاکٹر فاروقی کی خدمات کو سراہا۔ مولانا خالد رشید فرنگی محلی نے کہا کہ ڈاکٹر اقتدار حسین فاروقی کی علمی و سائنسی خدمات کا اعتراف ملک کے ممتاز علما اور ادبا پہلے ہی کرتے رہے ہیں، تاہم ان کی کاوشوں کو عوامی سطح پر متعارف کرانے کی ضرورت ہے۔ پروفیسر سید وسیم اختر نے ڈاکٹر فاروقی کی قرآنی و سائنسی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ انہوں نے اپنی تصانیف کے ذریعے قرآنِ کریم کے مختلف موضوعات کو عام فہم انداز میں سمجھنے میں اہم مدد فراہم کی ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر عباس علی مہندی نے کہا کہ ڈاکٹر اقتدار حسین فاروقی نے اپنی تصانیف کے ذریعے قرآنی علوم کو سمجھنے میں قابلِ قدر علمی معاونت فراہم کی ہے۔ نباتات اور الطبِ نبوی سے متعلق ان کی فراہم کردہ معلومات نایاب اور قیمتی ہیں۔ ڈاکٹر سلطان شاکر ہاشمی نے کہا کہ ڈاکٹر فاروقی نے اپنی تصانیف کے ذریعے قرآنی علوم کو اردو اور انگریزی میں پیش کیا، جبکہ اردو سائنٹفک سوسائٹی کے پلیٹ فارم سے اہم موضوعات پر سیمینار منعقد کر کے عوام میں سائنسی شعور بیدار کیا اور انہیں قرآن فہمی کی طرف متوجہ کیا، جو قابلِ ستائش ہے۔ تقریب میں ڈاکٹر فرید زبیری، شیخ افضل علی، محمد انصر علی اور انور فاروقی نے بھی شرکت کی۔

سہارنپور مسجد معاملہ: غیر جانب دارانہ تحقیقات کا مطالبہ، جلگاؤں کی ایکتا تنظیم کا سپریم کورٹ، انسانی حقوق و اقلیتی کمیشن اور یوپی حکومت کو مشترکہ مکتوب

جلگاؤں: ۸ ستمبر (عقیل خان بیاولی): مسجد محض اینٹ اور پتھر کی عمارت نہیں بلکہ عقیدت، تاریخ اور مذہبی جذبات سے وابستہ عبادت گاہ ہوتی ہے۔ ایسے میں اس سے متعلق کسی بھی معاملے میں شفافیت، غیر جانب داری اور قانونی طریقۂ کار کی پابندی ناگزیر ہے۔ اسی مطالبے کے تحت جلگاؤں کی ایکتا تنظیم نے سپریم کورٹ کے چیف جسٹس، قومی انسانی حقوق کمیشن، قومی اقلیتی کمیشن اور اتر پردیش حکومت کو مشترکہ مکتوب روانہ کرتے ہوئے سہارنپور مسجد معاملے کی غیر جانب دارانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔ تنظیم نے مطالبہ کیا کہ معاملے سے متعلق تمام انتظامی اور عدالتی ریکارڈ کی جانچ کی جائے، متعلقہ دستاویزات کے ساتھ انہدام سے متعلق دستیاب تصاویر اور ویڈیوز بھی محفوظ رکھے جائیں۔ تحقیقات کے دوران اگر کسی قانونی خامی یا کارروائی میں بے ضابطگی سامنے آئے تو ذمہ داری طے کر کے قانون کے مطابق کارروائی کی جائے۔ تنظیم کے فاروق شیخ نے کہا کہ ان کی جدوجہد کسی فرد یا انتظامیہ کے خلاف نہیں بلکہ آئین اور قانون کی حکمرانی کے تحفظ کے لیے ہے۔ اگر کارروائی مکمل طور پر قانونی ہے تو غیر جانب دارانہ تحقیقات سے حقیقت مزید واضح ہو جائے گی، اور اگر کسی سطح پر بے ضابطگی پائی جاتی ہے تو ذمہ داروں کے خلاف قانونی کارروائی ہونی چاہیے۔ مشترکہ مکتوب تنظیم کے کارگزار صدر حافظ عبد الرحیم پٹیل اور فاروق شیخ نے مقامی نائب تحصیلدار و ایڈیشنل ضلع مجسٹریٹ ویشالی چوہان کے حوالے کیا۔ اس موقع پر عارف دیشمکھ، متین پٹیل، انور صیقلگار، حاجی مختار، محمود رنگریز، سعید شیخ، ادریس خان سمیت تنظیم کے متعدد عہدیداران اور کارکنان موجود تھے۔ تنظیم نے کہا کہ مذاہب مختلف ہو سکتے ہیں، لیکن قانون سب کے لیے یکساں ہونا چاہیے۔ انصاف، آئین اور جمہوری اقدار کا تحفظ ہی ہر تنازع کا پائیدار حل ہے۔

شہر پونہ میں جمعیۃ علماء کے زیرِ اہتمام دینی تعلیمی بیداری مہم اجلاس کامیابی کے ساتھ ہمکنار

دینی تعلیم سچائی، امانت داری، عفو و درگزر اور حسنِ اخلاق سکھا کر اندرونی اور باطنی پاکیزگی عطا کرتی ہے: علماء کرام کا تبادلہ خیال

پونہ: 8 ستمبر 2026 (پریس ریلیز) شہروں اور دیہاتوں میں ابتدائی دینی تعلیم کے لیے مکاتب کا قیام عمل میں لانے، ہر مسلم بچے کو قرآن کریم، ناظرہ، تجوید اور بنیادی دینی مسائل سکھانے، مسلم بچوں کو ارتداد اور باطل افکار و نظریات سے بچانے، ان کی ایمانی بنیادوں کو مضبوط کرنے، اور ان میں اسلام کی بنیادی معلومات راسخ کرنے، تمام مکاتب کے لیے ایسا جامع اور آسان نصاب تیار اور نافذ کرنے جیسے امور کے تعلق سے بیداری پیدا کرنے کے لئے جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب کی ہدایت پر پورے صوبہ میں دینی تعلیمی بیداری مہم چلائی جا رہی ہے۔ اسی بابت گذشتہ کل جمعیۃ علماء شہر و ضلع پونے کے زیرِ اہتمام جامعہ عبداللہ ابن مکتوم اور نورانی مسجد ایروڑہ میں دینی تعلیمی بیداری اجلاس کا انعقاد عمل میں آیا۔ جس کا آغاز قرآن کریم کی تلاوت اور نعتیہ کلام سے ہوا، مولانا منصور رحمانی صاحب سرپرست جمعیۃ علماء پونہ نے نظامت کا فریضہ انجام دیا اجلاس میں شہر و ضلع کے علماء کرام اور ائمہ مساجد نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ اس موقع پر مہمانِ خصوصی حضرت مولانا رضوان صاحب معروفی (شیخ الحدیث جامعہ اشاعت العلوم، اکل کنواں) نے تفصیلی خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ دینی تعلیم انسان کو اس کے بنیادی عقائد (اللہ کی توحید، رسالت اور آخرت) سے واقف کراتی ہے، جس سے اس کا ایمان باطل افکار اور ارتداد کے اثرات سے محفوظ رہتا ہے۔ یہ صرف معلومات کا نام نہیں بلکہ کردار سازی کا ذریعہ ہے۔ یہ انسان کو سچائی، امانت داری، عفو و درگزر اور حسنِ اخلاق سکھا کر اندرونی اور باطنی پاکیزگی عطا کرتی ہے۔ انہوں نے موجودہ دور میں فتنۂ ارتداد کے بڑھتے ہوئے خطرات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ امت اس وقت نازک موڑ پر ہے، ایسے میں علماء کی ذمہ داری ہے کہ وہ امت کے ایمان اور اعمال کی حفاظت کے لیے کمر بستہ ہو جائیں۔ خطاب اس قدر دلنشین اور علم و حکمت سے لبریز تھا کہ طویل وقت گزرنے کے باوجود تمام سامعین ہمہ تن گوش رہے اور ہر ایک مزید سننے کا متمنی نظر آیا۔ نورانی مسجد ایروڑہ میں منعقدہ دوسرے پروگرام سے مولانا رضوان صاحب معروفی خطاب کرتے ہوئے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ و دینی تعلیمی بیداری مہم کے عنوان سے حضرت کا یہ خطاب بھی انفرادی اہمیت کا حامل رہا عام طور مقررین سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان سے آپ علیہ السلام کے ظاہری شکل و صورت پر بات کرتے ہیں جو یقیناً سیرۃ ہی کا حصہ ہے لیکن اصل سیرۃ آپ کے اخلاق و کردار ہیں جس کی تکمیل و تبلیغ کے لے آپ کی بعثت ہوئی حضرت والا نے آپ کے اخلاق و کردار کو تفصیل سے بیان کرنے کے بعد عوام الناس کو یہ دعوت دی کہ آپ کے اخلاق و کردار کے اس آئینے میں ہمیں اپنا جائزہ و جانچ کرنا چاہیے تب جا کر ایک صالح معاشرہ تشکیل پا سکتا ہے حضرت والا نے بتایا کہ آپ کا سب سے بڑا کمال یہ ہے کہ اپنے حیوان نما انسانوں کو انسان بنایا اور انسان بنانے کا گر انسانوں کو سکھایا دونوں ہی اجلاس حضرت مولانا کی دعا پر اختتام پذیر ہوئے۔ اس اجلاس میں جمعیۃ علماء ضلع و شہر پونہ کے ذمہ داران خاص طور پر الحاج زاہد ابراہیم شیخ صاحب (نائب صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) مفتی شاہد قاسمی صاحب (صدر جمعیۃ علماء ضلع پونہ) مولانا ابرار قاسمی صاحب (صدر جمعیۃ علماء شہر پونہ) مفتی عبد العلیم صاحب مفتی رئیس احمد صاحب اشاعتی مہتمم جامعہ عبداللہ ابن مکتوم پونہ، مولانا انعام اللہ صاحب، مولانا نعیم احمد صاحب، مولانا رضوان صاحب ایرولہ، مولانا توصیف صاحب نائب صدر پونہ، مولانا وسیم صاحب، مولانا شہباز صاحب ایرولہ، مفتی شمس الدین صاحب، حافظ جاوید صاحب، مفتی مسعود صاحب مہا بلیشور، مولانا شفیق صاحب، حافظ خباب صاحب، مولانا خلیل صاحب ڈون، مولانا سلمان صاحب، مولانا جلیل صاحب، مولانا عبد الروف صاحب، مفتی ثاقب صاحب، مفتی عبد الحی صاحب، مولانا آصف ندوی صاحب ہڑپسر مفتی جلال صاحب، مولانا معاذ صاحب، مولانا اشفاق صاحب، قاری ابرار الحق صاحب و دیگر اراکین اور معززین شہر شریک اجلاس تھے۔

سردار ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج میں جماعت ہشتم و نہم اور گیارہویں بارہویں کے والدین، سرپرست و اساتذہ میٹنگ

مالیگاؤں: (راست) سردار ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج، مالیگاؤں میں طلباء و طالبات کی ہمہ گیر تعلیمی ترقی کے پیش نظر کلاس وائز والدین، سرپرست و اساتذہ میٹنگ کا انعقاد ہوا- بروز اتوار مورخہ 6 ستمبر 2026ء کو جماعت ہشتم اے بی سی و جماعت نہم بی اور گیارہویں بارہویں آرٹس اینڈ سائنس کے طلباء و طالبات کے والدین و سرپرست حضرات کی میٹنگ منعقد ہوئی والدین و سرپرست خواتین کثیر تعداد میں اسکول میں تشریف لائیں، ہر کلاس کے کلاس ٹیچرس نے طلبہ کی روزانہ یونیفارم میں حاضری، ریسیس کے لئے گھر سے ڈبہ، وقت کی پابندی، تعلیم پر توجہ، صاف صفائی، ڈسپلن، بیاضیں مکمل کرنا، نمازوں کی پابندی، گھر پر کم از کم دو گھنٹے سیلف اسٹڈی، اسکول میں موبائل فون نا لانا اور گھر پر بھی موبائل سے اجتناب برتنا، غیر ضروری چیزوں سے اجتناب جیسے عنوانات پر سیر حاصل گفتگو کی اور والدین و سرپرستوں کو اپنے بچوں کے تئیں بیدار رہنے و گاہے بگاہے اسکول میں آ کر معلومات حاصل کرنے کا مشورہ بھی دیا- پرنسپل شاہد ایوبی سر نے میٹنگ میں شریک ہوئے تمام ہی والدین و سرپرست حضرات کا شکریہ ادا کیا-

ہندوستان۔جاپان کے مشترکہ ورکنگ گروپ کی میٹنگ

بنگلورو۔ 8 ستمبر۔ ایم این این۔ جنگلات کے شعبے میں تعاون پر ہندوستان و جاپان مشترکہ ورکنگ گروپ کی ساتویں میٹنگ 8 ستمبر 2026 کو بنگلورو میں منعقد ہوئی۔ ہندوستانی وفد کی قیادت شری رمیش کمار پانڈے، ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل (جنگلات)، حکومت ہند کر رہے تھے، جبکہ جاپانی وفد کی قیادت ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل، وزارت زراعت، جنگلات اور ماہی پروری، حکومت جاپان شیزومی نے کی۔ ملاقات میں تعاون کے تین اہم شعبوں پر غور کیا گیا۔ درختوں کے باہر جنگلات کے تحت، دونوں فریقوں نے جنگلات سے باہر درختوں کے وسائل کی تشخیص، انتظام اور جینیاتی بہتری پر تجربات کا اشتراک کیا۔ جینیاتی وسائل کے تحفظ، درختوں کی افزائش، بہتر پودے لگانے کے مواد اور جراثیم کے تحفظ پر فوکس کرتے ہوئے فارسٹ جینیٹکس پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ فاریسٹ اسٹیک کے تحت، دونوں فریقوں نے جنگلات کی انوینٹری، فارسٹ اسٹاک اسسمنٹ اور جغرافیائی اور مانیٹرنگ ٹیکنالوجیز پر تبادلہ خیال کیا۔ دونوں فریقوں نے 2015 میں دستخط کیے گئے تعاون کی یادداشت (ایم او سی) کے تحت 2027-2031 کے روڈ میپ کی توثیق کی، جنگلات، حیاتیاتی تنوع کے تحفظ، تحقیق اور صلاحیت کی تعمیر کے شعبوں میں تعاون اور تعلقات کو گہرا کرنے کے اپنے عزم کی توثیق کی۔

بھیونڈی میں غلط سمت گاڑی چلانے پر 14 ڈرائیوروں کے خلاف مقدمہ

کلیان ناکہ اور ڈانڈ کر برج پر ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی کا الزام، پولیس کی کارروائی

بھیونڈی: ۸ ستمبر (شارف انصاری):- شہر میں ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے غلط سمت میں گاڑیاں چلانے اور عوامی آمدورفت میں رکاوٹ پیدا کرنے کے الزام میں بھیونڈی سٹی پولیس نے 14 گاڑی ڈرائیوروں کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے۔ پولیس کے مطابق یہ کارروائی 7 ستمبر کو کلیان ناکہ برج اور ڈانڈ کر برج کے اترنے والے حصے کے قریب کی گئی۔ پولیس کے مطابق 7 ستمبر 2026 کو دوپہر تقریباً 1:30 بجے سے 3:20 بجے کے درمیان بعض گاڑی ڈرائیور مبینہ طور پر جان بوجھ کر غلط سمت اور لاپروائی سے گاڑیاں چلا رہے تھے۔ اس کے باعث سڑک پر ٹریفک متاثر ہونے کے ساتھ دیگر گاڑی ڈرائیوروں اور راہگیروں کو بھی آمدورفت میں دشواری کا سامنا کرنا پڑا۔ پولیس کا الزام ہے کہ غلط سمت میں گاڑی چلانے کے رجحان سے سڑک پر حادثات کا خطرہ بڑھتا ہے اور دیگر افراد بھی ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی کی طرف مائل ہو سکتے ہیں۔ معاملے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے پولیس نے متعلقہ ڈرائیوروں کے خلاف قانونی کارروائی کی ہے۔ اس سلسلے میں بھیونڈی سٹی پولیس اسٹیشن میں گناہ رجسٹر نمبر 676/2026 کے تحت بھارتیہ نیائے سنہتا کی دفعات 54، 126(2)، 281 اور 285 کے ساتھ مہاراشٹر موٹر وہیکل ایکٹ کی متعلقہ دفعات اور موٹر وہیکل ایکٹ 1988 کی دفعات 184 اور 177 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ پولیس نے ملزمین کو بھارتیہ ناگرک سرکشا سنہتا کی دفعہ 35(3) کے تحت نوٹس بھی جاری کیا ہے۔ پولیس کے مطابق کارروائی کی زد میں آنے والے گاڑی ڈرائیوروں میں نیرج شیو پوری گپتا، نیرج کمار مینا یادو، ہرونِدر جیون سنگھ پوتیوال، راکیش سبھاش پاٹل، اروند راج دیو پانڈے، انیرودھ جگدیش پانڈے، منو راجپت تیواری، نشان رویندر بھانوشالی، عالم سیف الدین انصاری، جے پرکاش ویدناتھ سنگھ، شری دھر بلرام الگنڈی، وپل کمار سنگھ، چراغ رمیش سوکھی اور مشتاق احمد ایوب انصاری شامل ہیں۔ اس معاملے کی تفتیش اسسٹنٹ پولیس انسپکٹر مچھندر کولہے کر رہے ہیں۔ پولیس نے واضح کیا ہے کہ شہر میں ٹریفک نظام اور سڑکوں کی سلامتی کو متاثر کرنے والی ٹریفک قوانین کی خلاف ورزیوں کے خلاف کارروائی آئندہ بھی جاری رہے گی۔

تاپسی پنو کی "گاندھاری" 10 ممالک میں نمبر 1 ہے، جس نے عالمی سطح پر "الفا" اور "دی وِسپر مین" کو پیچھے چھوڑ دیا ہے

ممبئی: ۸ ستمبر (ایم ملک) تاپسی پنو کی ہائی آکٹین ایکشن تھرلر "گاندھاری" نہ صرف ہندوستان میں بلکہ بیرون ملک مضبوط ہندوستانی کہانی سنانے کو مؤثر طریقے سے دنیا کے سامنے لا رہی ہے۔ اس کی ایک اہم مثال Netflix کے عالمی چارٹس پر 54 ممالک میں اس کی ٹاپ 10 رینکنگ ہے۔ یہ فلم 10 ممالک میں نمبر 1 کی جگہ رکھتی ہے، بشمول UAE، سری لنکا، عمان، اور قطر۔ تاپسی پنو اس عالمی کامیابی کے مرکز میں ہیں۔ فلم میں ان کی ماں کا طاقتور کردار ملک اور دنیا بھر کے ناظرین کے ساتھ گونج رہا ہے۔ طاقتور ایکشن، جذباتی طور پر چارج شدہ کہانی، اور ایک مضبوط خاتون لیڈ کے ساتھ، "گاندھاری" حالیہ دنوں کی سب سے زبردست خواتین کی زیر قیادت ایکشن فلموں میں سے ایک بن کر ابھر رہی ہے۔ فلم کی عالمی کارکردگی کو کئی بڑی بین الاقوامی ریلیزز اور پلیٹ فارم پر پہلے سے ہی مقبول ٹائٹلز سے اس کے مضبوط مقابلے سے مزید نمایاں کیا گیا ہے۔ "گندھاری" نے "الفا" "GDN" "The Whisper" "Man" اور "The Breadwinners" جیسے عنوانات کو پیچھے چھوڑ دیا اور مشرق وسطیٰ، ایشیا پیسیفک، یورپ، افریقہ اور امریکہ کی متعدد مارکیٹوں میں ٹاپ 10 درجہ بندی حاصل کی۔ بنگلہ دیش اور کویت میں ٹاپ رینکنگ حاصل کرنے سے لے کر شمالی امریکہ اور افریقی مارکیٹوں میں مضبوط موجودگی قائم کرنے تک، فلم پوری دنیا کے ناظرین تک پہنچتی رہتی ہے۔ "گاندھاری" ایک گہری جذباتی کہانی کے ساتھ شدید ایکشن کو خوبصورتی سے متوازن کرتی ہے، جو فلم کی ایک اہم طاقت ہے۔ کہانی ایک ایسی ماں کے گرد گھومتی ہے جو شدید ہراساں ہوتی ہے اور اپنی موجودہ شکل میں تبدیل ہونے پر مجبور ہوتی ہے۔ یہ کوئی غلطی نہیں ہے کہ فلم کے ایکشن سیکوینس اور جسمانی تبدیلیاں اس کی عالمی اپیل میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ یہ خواتین کی زیر قیادت ایکشن فلم ہے، اور یہ اسے اشرافیہ کی ہندوستانی فلموں میں نمایاں بناتی ہے۔ کنیکا ڈھلون کی تحریر اور پروڈیوس کردہ، گندھاری کو دیوآشیش مکھیجا نے ڈائریکٹ کیا ہے۔ گندھاری عالمی اسٹریمنگ پلیٹ فارمز پر ہندوستانی مواد کے لیے ایک اور اہم سنگ میل طے کر رہی ہے۔ 54 ممالک میں اس کی کارکردگی ہندوستانی طرز کے سینما کی بڑھتی ہوئی بین الاقوامی رسائی اور خواتین کی زیر قیادت ایکشن کہانیوں کی بڑھتی ہوئی مانگ کو ظاہر کرتی ہے۔ "گاندھاری" بین الاقوامی چارٹس پر اپنی مستقل موجودگی کو برقرار رکھنے کے ساتھ، تاپسی پنو کی تازہ ترین فلم اپنی گھریلو جڑوں سے آگے کامیاب ثابت ہو رہی ہے۔ اس کی بڑھتی ہوئی عالمی پہچان فلم کو خواتین کی زیر قیادت ایکشن تھرلر کے طور پر مزید قائم کرتی ہے اور تاپسی کی ایسی کہانیوں کی رہنمائی کرنے کی صلاحیت کو بھی ظاہر کرتی ہے جو جغرافیائی حدود میں سامعین کے ساتھ گونجتی ہیں۔

سہارنپور کی قدیم مسجد کا انہدام افسوسناک اور تشویشناک: مولانا شمس الہدیٰ قاسمی

مہراج گنج: ۸ ستمبر (نمائندہ خصوصی) سہارنپور کلکٹریٹ احاطے میں واقع قدیم مسجد کے انہدام پر انس ویلفیئر ٹرسٹ کے سکریٹری مولانا شمس الہدیٰ قاسمی نے گہری تشویش اور افسوس کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک صدی سے زائد قدیم مذہبی مقام سے متعلق اس طرح کی کارروائی انتہائی افسوسناک اور دل آزاری کا باعث ہے، جس سے ملک کے انصاف پسند شہریوں کے ذہنوں میں کئی سنجیدہ سوالات پیدا ہوئے ہیں۔ مولانا شمس الہدیٰ قاسمی نے اپنے بیان میں کہا کہ ہندوستان آئین اور قانون کی بالادستی پر قائم ملک ہے، اس لیے مذہبی مقامات اور شہریوں کے حقوق سے متعلق کسی بھی تنازع کا حل شفاف قانونی طریقے اور مکمل انصاف کے ساتھ ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ اگر کسی مذہبی عمارت کے حوالے سے قانونی یا اراضی کا تنازع موجود ہو تو تمام متعلقہ فریقوں کو اپنا موقف پیش کرنے کا مؤثر موقع دیا جانا چاہیے۔ اس کے ساتھ تاریخی دستاویزات، پرانے سرکاری ریکارڈ اور مذہبی استعمال سے متعلق شواہد کو بھی سنجیدگی سے سامنے رکھا جانا ضروری ہے۔ انس ویلفیئر ٹرسٹ کے سکریٹری نے واضح کیا کہ ٹرسٹ کسی بھی مذہب یا برادری کے خلاف کارروائی کی حمایت نہیں کرتا، بلکہ اس کا مطالبہ صرف یہ ہے کہ قانون سب کے لیے یکساں ہو اور انصاف میں کسی قسم کا امتیاز نہ برتا جائے۔ مولانا شمس الہدیٰ قاسمی نے مزید کہا کہ ملک میں امن، بھائی چارہ اور مذہبی ہم آہنگی اسی وقت مضبوط ہوگی جب ہر شہری کو اپنے مذہبی حقوق اور آئینی آزادی کے تحفظ کا یقین ہو۔ حکومت اور انتظامیہ کو چاہیے کہ ایسے حساس معاملات میں جذبات کے بجائے آئین، قانون اور انصاف کے تقاضوں کو مقدم رکھیں۔ انہوں نے کہا کہ مساجد، مدارس اور دیگر مذہبی مقامات سے متعلق معاملات کو سیاسی کشمکش کا حصہ بنانے کے بجائے باہمی احترام، افہام و تفہیم اور قانونی طریقۂ کار کے ذریعے حل کیا جانا چاہیے۔

SIR کے دوسرے مرحلے میں دعووں اور اعتراضات کی درست جانچ کریں: ضلع کلکٹر

ایک بھی اہل ووٹر حقِ رائے دہی سے محروم نہ رہے، جبکہ نااہل ووٹر کا نام فہرست میں شامل نہ ہو، اس بات کو یقینی بنایا جائے

ناندیڑ: (ورق تازہ نیوز) خصوصی گہرے نظرثانی (SIR) پروگرام کے تحت دوسرے مرحلے کے کام کا آغاز ہوگیا ہے۔ اس مرحلے میں ووٹروں کی جانب سے موصول ہونے والے دعووں اور اعتراضات کی سختی سے جانچ کرکے ضابطے کے مطابق فوری طور پر ان کا نپٹارا کیا جائے۔ ضلع کا ایک بھی اہل ووٹر ووٹرلسٹ سے محروم نہ رہے اور کوئی نااہل یا غلط اندراج والا ووٹر فہرست میں شامل نہ رہے، اس کے لیے تمام ووٹر رجسٹریشن افسران اور معاون ووٹر رجسٹریشن افسران درستگی اور احتیاط کے ساتھ کام کریں، یہ ہدایت ضلع کلکٹر راہل کرڈیلے نے دی۔ ضلع کلکٹر دفتر کے ضلع منصوبہ بندی کمیٹی ہال میں ضلع کے ووٹر رجسٹریشن افسران اور معاون ووٹر رجسٹریشن افسران کے لیے خصوصی گہرے نظرثانی پروگرام کے دوسرے مرحلے کے کام کے سلسلے میں تربیتی پروگرام منعقد کیا گیا۔ اس موقع پر ضلع کلکٹر راہل کرڈیلے نے افسران کی رہنمائی کی۔

اس موقع پر اسسٹنٹ ضلع کلکٹر بی۔ سروَنن، ڈپٹی ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر راج کمار مانے، ڈپٹی کلکٹر (روزگار ضمانت اسکیم) ہنمنت کولیکر سمیت تمام سب ڈویژنل افسران اور ووٹر رجسٹریشن افسران موجود تھے۔ خصوصی گہرے نظرثانی پروگرام کے پہلے مرحلے کا کام کامیابی سے مکمل کرنے پر ضلع کلکٹر راہل کرڈیلے نے متعلقہ افسران، سپروائزرز اور بی ایل اوز کو مبارکباد دی۔ انہوں نے کہا کہ اگر پرانی ووٹرلسٹ سے کسی اہل ووٹر کا نام غلطی سے خارج ہوگیا ہے تو متعلقہ ووٹر سے فارم نمبر 6 پُر کروایا جائے اور اس کی مناسب جانچ کے بعد ضابطے کے مطابق فیصلہ کیا جائے۔ ضلع کلکٹر نے واضح ہدایت دی کہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ ''ایک بھی اہل ووٹر حقِ رائے دہی سے محروم نہ رہے اور کوئی نااہل ووٹر ووٹرلسٹ میں شامل نہ رہے۔'' ضلع کلکٹر نے مزید کہا کہ بی ایل او کی پنچ نامہ رپورٹ کی بنیاد پر متعدد غلطیوں کی اصلاح ممکن ہے۔ متعلقہ ووٹروں کو واٹس ایپ کے ذریعے یا بالمشافہ نوٹس دے کر، ضرورت کے مطابق سماعت کی جائے۔ دعووں اور اعتراضات کی سماعت کے دوران ہر معاملے کی باریک بینی سے جانچ کی جائے۔ ووٹرلسٹ کو زیادہ سے زیادہ درست بنانے کے لیے مناسب منصوبہ بندی کرتے ہوئے مقررہ مدت میں کام مکمل کیا جائے۔ انہوں نے فارم نمبر 7 اور 8 کے حوالے سے فیصلے کرتے وقت خصوصی احتیاط برتنے کی ہدایت بھی دی۔ اس کے علاوہ معاون ووٹر رجسٹریشن افسر کے لحاظ سے سماعتوں کی درست منصوبہ بندی کی جائے۔ تمام ووٹر رجسٹریشن افسران اپنے اپنے علاقوں میں معاون ووٹر رجسٹریشن افسران، سپروائزرز اور بی ایل اوز کو ضروری تربیت فراہم کریں اور سیاسی جماعتوں کے نمائندوں کو بھی اس پورے عمل سے آگاہ کریں۔ انہوں نے واضح کیا کہ نظرثانی کے عمل کے دوران کسی بھی قسم کی بے ضابطگی یا سنگین غلطی پائی جانے پر ضابطے کے مطابق سخت کارروائی کی جائے اور ضرورت پڑنے پر ایف آئی آر بھی درج کرائی جائے۔

نئے ووٹروں کی رجسٹریشن پر بھی خصوصی توجہ

ضلع کلکٹر راہل کرڈیلے نے نئے ووٹروں کی رجسٹریشن پر بھی خصوصی توجہ دینے کی ہدایت دی۔ انہوں نے کہا کہ ووٹر رجسٹریشن سے محروم رہ جانے والے اہل شہریوں کی معلومات حاصل کرکے ان سے فارم نمبر 6 کے درخواست فارم پُر کروائے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ ووٹرلسٹ کو زیادہ سے زیادہ درست اور تازہ ترین بنانے کے لیے زمینی سطح پر مؤثر منصوبہ بندی کرتے ہوئے کام کی رفتار بڑھائی جائے۔ پورے عمل میں درستگی اور شفافیت کو برقرار رکھا جائے۔ اس موقع پر ڈپٹی کلکٹر (روزگار ضمانت اسکیم) ہنمنت کولیکر نے ووٹر رجسٹریشن افسران، معاون ووٹر رجسٹریشن افسران اور بی ایل اوز کو دوسرے مرحلے میں انجام دیے جانے والے کام، دعوے اور اعتراضات قبول کرنے، ان کی جانچ، ضرورت کے مطابق سماعت کرنے اور موصولہ دعووں و اعتراضات کا ضابطے کے مطابق نپٹارا کرنے کے طریقہ کار کے بارے میں تفصیلی تربیت دی۔ انہوں نے پریزنٹیشن کے ذریعے ووٹر لسٹ کو زیادہ سے زیادہ درست بنانے کے پورے عمل کی بھی وضاحت کی۔ تربیتی پروگرام کے دوران افسران کی جانب سے پوچھے گئے مختلف سوالات اور شبہات کا بھی ازالہ کیا گیا۔ تربیتی پروگرام میں ضلع کے تمام ووٹر رجسٹریشن افسران و سب ڈویژنل افسران، معاون ووٹر رجسٹریشن افسران و تحصیلداروں کے علاوہ دیگر متعلقہ افسران بڑی تعداد میں موجود تھے۔

لاتور میں مٹکا بکی پر پولیس ڈپٹی انسپکٹر جنرل کے دستے کا چھاپہ، 6 ملزمان گرفتار

ناندیڑ: ناندیڑ رینج میں غیر قانونی کاروباروں پر قابو پانے کے مقصد سے پولیس ڈپٹی انسپکٹر جنرل شری شاہاجی اومپ نے اپنے ماتحت افسران اور اہلکاروں پر مشتمل ایک پولیس دستہ ضلع لاتور روانہ کیا تھا۔ اس دستے نے 7 ستمبر 2026 کو نیلا نگا پولیس اسٹیشن کی حدود میں واقع بینک کالونی میں مٹکا بکی کے خلاف کارروائی کی۔ کارروائی کے دوران 26 ہزار 90 روپے نقد رقم، 47 ہزار روپے مالیت کے 5 موبائل فون اور 45 ہزار 200 روپے مالیت کا کمپیوٹر کا سامان، اس طرح مجموعی طور پر 1 لاکھ 18 ہزار 290 روپے کا مال مسروقہ/سامان ضبط کیا گیا۔ اس معاملے میں مجموعی طور پر 6 ملزمان کو حراست میں لیا گیا ہے۔ ان کے خلاف نیلا نگا پولیس اسٹیشن میں جرم نمبر 334/2026 کے تحت مہاراشٹر جوئے کی روک تھام قانون کی دفعہ 12 (اے) کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ اس کارروائی میں پولیس سب انسپکٹر پنکج انگلے کے ساتھ پولیس ہیڈ کانسٹیبل پردیپ خانسولے، پولیس ہیڈ کانسٹیبل گنیش راٹھوڑ اور پولیس ہیڈ کانسٹیبل گجانن ڈورے نے حصہ لیا۔ دستے کی قابلِ ذکر کارکردگی پر پولیس ڈپٹی انسپکٹر جنرل شری شاہاجی اومپ نے افسران اور اہلکاروں کو مبارکباد دیتے ہوئے ان کی حوصلہ افزائی کی۔ غیر قانونی کاروبار کی اطلاع 'خبر' ہیلپ لائن پر دیں علاقے میں جاری غیر قانونی کاروباروں کی اطلاع براہِ راست پولیس تک پہنچانے کے مقصد سے پولیس ڈپٹی انسپکٹر جنرل کے دفتر، ناندیڑ رینج کی جانب سے 'خبر' نامی ہیلپ لائن شروع کی گئی ہے۔ اس ہیلپ لائن کا موبائل نمبر 9150100100 ہے۔

خاتون کو سونے کا نقلی بسکٹ دے کر گمراہ کیا، زیورات ہتھیانے والے دو ملزمان گرفتار

ناندیڑ: ضلع ناندیڑ میں چین اسنیچنگ اور املاک سے متعلق جرائم میں ملوث ملزمان کی تلاش کے لیے پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلاب روہن کی ہدایت پر مقامی جرائم شاخ کی جانب سے خصوصی مہم چلائی جارہی ہے۔ اسی مہم کے تحت مقامی جرائم شاخ کی ٹیم نے دھرم آباد میں ایک بزرگ خاتون کو سونے کا نقلی بسکٹ ظاہر کرکے گمراہ کرنے اور اس کے زیورات ہتھیانے کے معاملے میں مطلوب دو ملزمان کو گرفتار کرلیا ہے۔ پولیس نے ملزمان کے قبضے سے مجموعی طور پر 48 ہزار روپے نقد رقم ضبط کی ہے۔ پولیس کے مطابق 7 ستمبر 2026 کو پولیس سب انسپکٹر ناگ ناتھ تگڑوے اور ان کی ٹیم املاک سے متعلق جرائم میں ملوث ملزمان کی تلاش کے لیے دھرم آباد سب ڈویژن کی حدود میں روانہ ہوئی تھی۔ دھرم آباد پولیس اسٹیشن کی حدود میں گشت کے دوران خفیہ مخبر کے ذریعے اطلاع ملی کہ دو مشتبہ افراد کسی سنگین جرم کو انجام دینے کے ارادے سے آندھرا بس اسٹینڈ کے علاقے میں موجود ہیں۔ اطلاع ملتے ہی پولیس ٹیم نے موقع پر پہنچ کر نگرانی کی۔ پولیس کو دیکھتے ہی دونوں افراد نے فرار ہونے کی کوشش کی، تاہم پولیس اہلکاروں نے ان کا تعاقب کرکے دونوں کو حراست میں لے لیا۔ پوچھ گچھ کے دوران ملزمان نے اپنے نام گنیش سُہاش واگھمارے، عمر 30 سال، اور مہیش عرف منیل اشوک واگھمارے، عمر 30 سال، دونوں ساکن سیاٹھے نگر، شیر ڈرتاج بند، تعلقہ احمد پور، ضلع لاتور، بتائے۔ پولیس نے دونوں ملزمان سے مزید تفصیلی پوچھ گچھ کی۔ اس دوران انہوں نے انکشاف کیا کہ تقریباً 8 سے 10 روز قبل دھرم آباد کے نگر پریشد روڈ پر انہوں نے ایک بزرگ خاتون کو سونے کا نقلی بسکٹ اصلی ظاہر کرکے گمراہ کیا تھا۔ ملزمان نے خاتون کو نقلی سونے کا بسکٹ دے کر اس کے گلے میں موجود سونے کی چین اتار لی تھی۔ اس اطلاع کی بنیاد پر دھرم آباد پولیس اسٹیشن کے ریکارڈ کی جانچ کی گئی، جس میں مذکورہ واقعے کے سلسلے میں پولیس اسٹیشن دھرم آباد میں جرم نمبر 209/2026 کے تحت بھارتیہ نیائے سنہتا (BNS) کی دفعات 318(2)، 318(3) اور 318(5) کے تحت مقدمہ درج ہونے کی تصدیق ہوئی۔ دونوں ملزمان کی دو پنچوں کی موجودگی میں تلاشی لی گئی۔ اس دوران ان کی پینٹ کی جیبوں سے مجموعی طور پر 48 ہزار روپے نقد برآمد ہوئے۔ پولیس نے رقم موقع پر ہی ضبط کرکے پنچنامہ تیار کیا۔ دونوں ملزمان کو مزید قانونی کارروائی کے لیے دھرم آباد پولیس اسٹیشن کے حوالے کردیا گیا ہے، جبکہ معاملے کی مزید تفتیش جاری ہے۔ یہ کارروائی پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلاب روہن کی ہدایت پر مقامی جرائم شاخ کے پولیس انسپکٹر اتل بھوسلے کی رہنمائی میں پولیس سب انسپکٹر ناگ ناتھ تگڑوے اور ان کی ٹیم کے پولیس اہلکار دارا سنگھ راٹھوڑ، موہن ہاوکے، لہو چاٹے، آبا راو پنگلواڑ، مہیش بڑگو اور امول ساتارے نے انجام دی۔

مویشیوں کی منتقلی کرنے والی گاڑی پکڑی گئی، 7 جانور آزاد

9 لاکھ 80 ہزار روپے مالیت کا سامان ضبط؛ مکرم آباد پولیس اسٹیشن کی کارروائی

ناندیڑ: (ورق تازہ نیوز) ضلع ناندیڑ میں مویشیوں کی غیر قانونی نقل و حمل روکنے کے لیے پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلاب روہن کی ہدایت پر خصوصی مہم جاری ہے۔ اسی مہم کے تحت مکرم آباد پولیس اسٹیشن کی ٹیم نے غیر قانونی اور بے رحمانہ طریقے سے مویشیوں کو منتقل کرنے والی مہندرا بولیرو پک اَپ گاڑی کو پکڑ کر کارروائی کی۔ اس کارروائی کے دوران 6 مویشی اور ایک بھینس سمیت 7 جانوروں کو آزاد کرایا گیا۔ 7 ستمبر 2026 کو مکرم آباد پولیس اسٹیشن کے انچارج افسر کو خفیہ اطلاع ملی تھی کہ ایک مہندرا بولیرو پک اَپ گاڑی کے ذریعے جانوروں کو ذبح کرنے کی غرض سے غیر قانونی طور پر منتقل کیا جارہا ہے۔ اطلاع ملنے کے بعد پولیس ٹیم نے لکھما پور پھاٹا جانے والی سڑک پر جال بچھایا۔ اسی دوران مشتبہ مہندرا بولیرو پک اَپ گاڑی نمبر BE-4010-MH-26 کو روک کر پنچوں کی موجودگی میں تلاشی لی گئی۔ تلاشی کے دوران گاڑی میں انتہائی بھیڑ بھرے اور بے رحمانہ طریقے سے رسیوں سے باندھ کر 7 جانوروں کو منتقل کرتے ہوئے پایا گیا۔ پولیس نے پنچوں کے روبرو کارروائی کرتے ہوئے مہندرا بولیرو پک اَپ گاڑی، جس کی تخمینی قیمت 8 لاکھ روپے ہے، اور 6 مویشیوں سمیت ایک بھینس، جن کی مجموعی تخمینی قیمت 1 لاکھ 80 ہزار روپے ہے، ضبط کرلی۔ اس طرح کل 9 لاکھ 80 ہزار روپے مالیت کا مال ضبط کیا گیا۔ اس معاملے میں ملزمان پنچ بالاجی چوہان، عمر 36 سال، ساکن سنمکھ واڑی، اور غفور شادول صاحب شیخ، عمر 45 سال، ساکن مکھیڑ، کے خلاف مکرم آباد پولیس اسٹیشن میں جرم نمبر 137/2026 درج کیا گیا ہے۔ ملزمان کے خلاف مہاراشٹر حیوانات تحفظ قانون کی دفعات 5 (اے)، 5 (بی) اور 9 (اے) کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ یہ قابلِ ذکر کارروائی پولیس سپرنٹنڈنٹ ناندیڑ ڈاکٹر نیلاب روہن کی ہدایت پر بھوکر کی ایڈیشنل پولیس سپرنٹنڈنٹ محترمہ ارچنا پاٹل، ناندیڑ کے ایڈیشنل پولیس سپرنٹنڈنٹ سورج گرو اور معاون پولیس انسپکٹر راجو چوہان کی رہنمائی میں انجام دی گئی۔ کارروائی میں پولیس سب انسپکٹر مورے، پولیس اہلکار کھپتی، پٹلواڑ، ملگیر واڑ، سندیپ دیوکتے اور ہوم گارڈ گوتے نے حصہ لیا۔

پولیس کی شہریوں سے اپیل

ناندیڑ پولیس نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ اگر انہیں مویشیوں کی غیر قانونی نقل و حمل، جانوروں کے ساتھ ظلم یا ذبح کے لیے مشتبہ طریقے سے جانوروں کو منتقل کیے جانے کی کوئی اطلاع ملے تو وہ فوری طور پر قریبی پولیس اسٹیشن یا ڈائل 112 پر رابطہ کرکے پولیس کو اطلاع دیں۔

ناندیڑ ضلع پولیس کی غیر قانونی کاروبار کے خلاف خصوصی 'ماس ریڈ' مہم

38 مقدمات درج، 43 ملزمان ملوث؛ 10 لاکھ 38 ہزار 850 روپے کا مال ضبط

ناندیڑ: (ورق تازہ نیوز) ضلع ناندیڑ میں غیر قانونی کاروباروں کا مکمل خاتمہ کرنے کے مقصد سے ناندیڑ ضلع پولیس کی جانب سے 7 ستمبر 2026 کو خصوصی 'ماس ریڈ' مہم چلائی گئی۔ یہ کارروائی پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلاب روہن کی ہدایت پر ضلع بھر میں ایک ہی دن بڑے پیمانے پر انجام دی گئی۔ اس خصوصی مہم کے دوران ضلع کے تمام پولیس اسٹیشنوں نے باہمی تال میل کے ساتھ شہری اور دیہی علاقوں میں مشتبہ مقامات پر بیک وقت چھاپے مارے۔ کارروائی کے دوران شراب بندی قانون کی خلاف ورزی، مٹکا، جوا، گٹکھا اور دیگر غیر قانونی کاروباروں کے خلاف مؤثر کارروائی کی گئی۔ پولیس کے مطابق اس خصوصی مہم کے تحت مجموعی طور پر 38 مقدمات درج کیے گئے، جبکہ 43 ملزمان کے خلاف قانونی کارروائی کی گئی۔ مختلف کارروائیوں کے دوران مجموعی طور پر 10 لاکھ 38 ہزار 850 روپے مالیت کا سامان اور دیگر اشیاء ضبط کی گئیں۔

کارروائی کی تفصیلات

شراب بندی کے تحت 35 مقدمات درج کرتے ہوئے 36 ملزمان کے خلاف کارروائی کی گئی اور 56 ہزار 430 روپے مالیت کا مال ضبط کیا گیا۔ مٹکا اور جوئے کے معاملات میں 2 مقدمات درج کیے گئے اور 5 ملزمان کے خلاف کارروائی کی گئی۔ ان کارروائیوں میں 2 ہزار 420 روپے مالیت کا سامان ضبط کیا گیا۔ اسی طرح گوونش (مویشی) سے متعلق ایک معاملے میں مقدمہ درج کرتے ہوئے 2 ملزمان کے خلاف کارروائی کی گئی۔ اس کارروائی میں 9 لاکھ 80 ہزار روپے مالیت کا مال ضبط کیا گیا۔ پولیس کی جانب سے جاری پریس نوٹ کے مطابق اس پورے آپریشن کو پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلاب روہن کی ہدایت پر ایڈیشنل پولیس سپرنٹنڈنٹ اور تمام سب ڈویژنل پولیس افسران کی نگرانی میں انجام دیا گیا۔ تمام پولیس اسٹیشنوں کے انچارج افسران، ماتحت افسران اور پولیس اہلکاروں نے اس خصوصی مہم میں حصہ لیا۔

غیر قانونی کاروبار کے خلاف کارروائی جاری رہے گی

ناندیڑ ضلع پولیس نے واضح کیا ہے کہ شہریوں کی سلامتی اور ضلع میں امن و قانون کی صورتحال برقرار رکھنے کے لیے اس طرح کی خصوصی مہمات آئندہ بھی مسلسل جاری رکھی جائیں گی۔ پولیس نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ اپنے علاقوں میں جاری کسی بھی غیر قانونی کاروبار یا سرگرمی کے بارے میں بلاخوف اپنے قریبی پولیس اسٹیشن یا ڈائل 112 پر اطلاع دیں۔

'نروکنڈکشن اسٹڈیز' سے اعصابی بیماریوں کی بروقت اور درست تشخیص ممکن: ڈین ڈاکٹر دیشمکھ

ناندیڑ: اعصابی بیماریوں کی بروقت اور درست تشخیص کرکے مریضوں کو مناسب علاج فراہم کرنے کے لیے 'نروکنڈکشن اسٹڈیز' ایک انتہائی مفید طبی ٹیکنالوجی ہے۔ یہ ٹیسٹ محض ایک نظری تصور نہیں بلکہ جدید طب کا ایک اہم حصہ ہے۔ اس لیے طلبہ اور طبی افسران کو اس ٹیکنالوجی کا عملی علم حاصل کرنا چاہیے، یہ اپیل ڈاکٹر شنکر راؤ چوہان سرکاری میڈیکل کالج کے ڈین ڈاکٹر سدھیر دیشمکھ نے کی۔ ڈاکٹر شنکر راؤ چوہان سرکاری میڈیکل کالج و اسپتال، وشنو پوری، ناندیڑ کے شعبۂ فزیالوجی کی جانب سے 5 ستمبر 2026 کو 'Demystifying Nerve Conduction Studies' کے موضوع پر مسلسل طبی تعلیم (CME) پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کا افتتاح ڈین ڈاکٹر سدھیر دیشمکھ کے ہاتھوں عمل میں آیا۔ پروگرام میں ممبئی کی سینئر نیوروفزیولوجسٹ ڈاکٹر آرتھیکا سری نواسن اور ناندیڑ کی کنسلٹنٹ نیوروفزیولوجسٹ ڈاکٹر مایورا دھونڈے بطور خصوصی مقررین موجود تھیں۔ پروگرام کے آغاز میں شعبۂ فزیالوجی کی پروفیسر اور سربراہ ڈاکٹر وندنا بھارت راؤ دُدھمل نے تعارفی خطاب کرتے ہوئے پروگرام کی تفصیلات اور مقاصد سے آگاہ کیا۔ ڈائریکٹوریٹ آف میڈیکل ایجوکیشن اینڈ ریسرچ کی ڈائریکٹر ڈاکٹر پلوی ساپلے نے فون کے ذریعے منتظمین کو نیک خواہشات پیش کیں۔ انہوں نے اپنے پیغام میں کہا کہ یہ CME پروگرام نظریاتی علم اور اس کے عملی استعمال کے درمیان موجود خلا کو پُر کرنے کے لیے ایک بہترین پلیٹ فارم ثابت ہوگا۔ ڈین ڈاکٹر سدھیر دیشمکھ نے کہا کہ نروکنڈکشن اسٹڈی کلینیکل نیورولوجی کی ایک اہم بنیاد ہے۔ طلبہ کے لیے صرف نظریاتی علم حاصل کرنا کافی نہیں، بلکہ یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ اعصابی سگنلز کی ترسیل کیسے ناپی جاتی ہے، اس سے حاصل ہونے والے گراف کو کیسے پڑھا جاتا ہے اور اس کا طبی تجزیہ کس طرح کیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نروکنڈکشن اسٹڈیز کے درست تجزیے سے اہم طبی معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں، جس سے اساتذہ اور محققین کو تحقیق کے نئے راستے تلاش کرنے میں مدد ملے گی۔ خاص طور پر نیوروپیتھی، فالج، گیلین بیری سنڈروم (GBS) اور ذیابیطس سے ہونے والی نیوروپیتھی جیسی بیماریوں کی بروقت اور درست تشخیص میں اس ٹیکنالوجی کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ ڈاکٹر دیشمکھ نے مزید کہا کہ درست تشخیص کے ذریعے مریضوں کو بروقت علاج فراہم کیا جاسکتا ہے، جس سے اعصابی بیماریوں کے باعث ہونے والی معذوری کو کم کرنے اور مریضوں کے معیارِ زندگی کو بہتر بنانے میں مدد ملے گی۔ میڈیکل کالج میں پہلی مرتبہ نروکنڈکشن اسٹڈیز (NCV Studies) کی سہولت شروع کیے جانے پر ڈاکٹر دیشمکھ نے شعبۂ فزیالوجی کی سربراہ ڈاکٹر وندنا بھارت راؤ دُدھمل اور شعبے کے تمام اساتذہ کو مبارکباد پیش کی اور مستقبل کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ خصوصی مقررین ڈاکٹر آرتھیکا سری نواسن اور ڈاکٹر مایورا دھونڈے نے 'Demystifying Nerve Conduction Studies' کے موضوع پر تفصیلی رہنمائی کی۔ انہوں نے نروکنڈکشن اسٹڈیز کے بنیادی اصول، موٹر اور سینسری نرو اسٹڈیز، ایف ویو، ایچ ریفلیکس اور لیٹ ریسپانسز سمیت مختلف پہلوؤں کی عملی وضاحت کی اور ان کی طبی اہمیت سے آگاہ کیا۔ مختلف طبی کیسز کے مطالعے کے ذریعے اس ٹیکنالوجی کے عملی پہلو بھی شرکاء کو سمجھائے گئے۔ پروگرام میں ڈپٹی ڈین ڈاکٹر ہیمنت گودبولے، ڈاکٹر شیتل راٹھوڑ، میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر وجے کاپسے کے علاوہ ڈاکٹر راجیش امبولکر، ڈاکٹر سنجے مورے، ڈاکٹر مکند کلکرنی، ڈاکٹر مسرت فردوس، ڈاکٹر اُدھومانے، ڈاکٹر سیما ٹاکرس، ڈاکٹر مجتبیٰ نوشین اور ڈاکٹر انوبرتا کھرجی سمیت شعبۂ فزیالوجی کے اساتذہ موجود تھے۔ شعبۂ فارماکولوجی کے پروفیسر اور سربراہ ڈاکٹر ایناما دار نے پروگرام کے لیے لیکچر ہال فراہم کیا۔ اس موقع پر ڈاکٹر ایم۔ اے۔ سمیر، ڈاکٹر ویشنوی کلکرنی، ڈاکٹر انیل دیگاؤں کر، ڈاکٹر راجیش ہنمنتے، ڈاکٹر امیت پنچپھالکر، ڈاکٹر عبیداللہ خان، ڈاکٹر جے۔ بی۔ دیشمکھ، ڈاکٹر پنکج کدم اور انتظامی افسر سنجے واکڑے بھی موجود تھے۔ CME پروگرام میں انڈر گریجویٹ اور پوسٹ گریجویٹ طلبہ کے ساتھ ساتھ اساتذہ نے بھی پُرجوش شرکت کی۔ پروگرام کی نظامت ڈاکٹر شویتا کدم اور ڈاکٹر انشا شدرانے کی، جبکہ اظہارِ تشکر ڈاکٹر مکند کلکرنی نے کیا۔ پروگرام کو کامیاب بنانے میں ڈاکٹر انیرودھ منیشور، ڈاکٹر دیپک ورما، ڈاکٹر سیما رگھوونشی، ڈاکٹر یش منیشور، ڈاکٹر اومکار یشور ساونت، جلبا انگولے، منمتھ ہنگرے، ماروتی لوٹے، محترمہ پھول کلی چنڈالیا، محترمہ ببیتا لوٹ، آکاش بھالے راؤ سمیت شعبۂ فزیالوجی کے عملے اور فوٹو گرافر روی ہیوالے نے خصوصی محنت کی۔

مراٹھواڑہ پر خشک سالی کا سایہ؛ بارش نے منہ موڑا، ڈیم خشک ہونے کے قریب

چھترپتی سمبھاجی نگر: (ورق تازہ نیوز) مراٹھواڑہ میں اس سال بارش کی کمی کے باعث خشک سالی کا بحران دن بہ دن سنگین ہوتا جارہا ہے۔ جون سے اگست کے دوران توقع کے مطابق بارش نہ ہونے سے کئی علاقوں میں خریف کی فصلوں کو شدید نقصان پہنچا ہے، جبکہ اب ڈیموں میں پانی کا ذخیرہ بھی تشویشناک حد تک کم ہونے لگا ہے۔ یکم جون سے 6 ستمبر کے درمیان مراٹھواڑہ میں اوسط بارش کے مقابلے میں تقریباً 34 فیصد بارش کی کمی ریکارڈ کی گئی ہے۔ ہنگولی میں 48 فیصد، جالنہ میں 43 فیصد، پربھنی میں 39 فیصد، دھاراشیو میں 37 فیصد، ناندیڑ میں 32 فیصد اور لاتور میں 31 فیصد بارش کی کمی درج کی گئی ہے۔

ڈیموں کا پانی اب صرف پینے کے لیے محفوظ

بارش کی کمی کو دیکھتے ہوئے انتظامیہ نے بڑا فیصلہ کیا ہے۔ جائیکواڑی ڈیم کو چھوڑ کر مراٹھواڑہ کے دیگر تمام چھوٹے بڑے ڈیموں میں موجود پانی کو صرف پینے کے پانی کے لیے محفوظ رکھنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس کے باعث رواں ربیع سیزن کے لیے ڈیموں سے آبپاشی کے لیے پانی چھوڑنے کی منصوبہ بندی نہیں کی جائے گی۔ مانجرا اور مکنی جیسے کم پانی والے ڈیموں پر انتظامیہ کی خصوصی نظر ہے۔ دستیاب پانی کے تحفظ کے لیے گشتی دستے تعینات کیے گئے ہیں، جبکہ بغیر اجازت پانی نکالنے والے پمپ ضبط کرنے کی ہدایات بھی دی گئی ہیں۔

خریف کی فصلیں بحران کا شکار

بارش میں طویل وقفے کے باعث سویابین، کپاس اور دیگر خریف فصلوں کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ کئی علاقوں میں فصلیں سوکھنے اور جھلسنے کی حالت میں پہنچ گئی ہیں۔ کنوؤں، ندی نالوں اور بورویل میں بھی پانی کی سطح کم ہوتی جارہی ہے۔ ایسے میں کسانوں کے سامنے سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ فصلوں کو پانی کیسے فراہم کیا جائے۔ اگر بارش نے مزید تاخیر کی تو زرعی پیداوار میں بڑی کمی کا خدشہ ہے۔ اس کے ساتھ ہی کاشتکاری پر ہونے والے اخراجات، قرض کی ادائیگی اور آئندہ ربیع سیزن کی منصوبہ بندی کے باعث کسانوں پر مالی دباؤ مزید بڑھ سکتا ہے۔

مویشیوں کے چارے اور پانی کا مسئلہ بھی سنگین

پانی کی قلت سے صرف زراعت ہی نہیں بلکہ مویشی بھی متاثر ہورہے ہیں۔ کئی علاقوں میں جانوروں کے لیے چارے اور پانی کی دستیابی کم ہوتی جارہی ہے۔ کسانوں کا مطالبہ ہے کہ صورتحال مزید سنگین ہونے سے پہلے حکومت فوری طور پر ضروری اقدامات کرے۔

کسانوں کو حکومتی امداد کی امید

بارش کی کمی اور فصلوں کو پہنچنے والے نقصان کے پیش نظر کسانوں کے لیے خصوصی امدادی پیکیج، فصل بیمہ کی رقم اور قرض کی ادائیگی میں راحت دینے کا مطالبہ کیا جارہا ہے۔ مراٹھواڑہ کی موجودہ صورتحال کو دیکھتے ہوئے آئندہ دنوں میں ہونے والی بارش انتہائی اہم ثابت ہوگی۔ مجموعی طور پر اگر بارش نے مزید منہ موڑا تو مراٹھواڑہ میں خریف کی فصلوں کا نقصان، ربیع سیزن پر بحران اور پینے کے پانی کی قلت جیسے تین بڑے مسائل پیدا ہونے کا خدشہ ہے۔

ارکان پارلیمنٹ کے ساتھ پولیس کا یہ سلوک ہے تو عام آدمی کے ساتھ کیا ہوتا ہوگا؟: ورشا گائیکواڑ

ممبئی: ممبئی کانگریس کی صدر رکن پارلیمنٹ ورشا گائیکواڑ نے ہلدوانی میں کانگریس صدر ملکارجن کھرگے کی جلسہ گاہ کے مبینہ 'شدھی کرن' کے واقعے کے خلاف کانگریس کی جانب سے جاری احتجاج کے حوالے سے کہا ہے کہ جب پولیس ارکان پارلیمنٹ کے ساتھ اس طرح کا سلوک کرتی ہے تو عام آدمی کے ساتھ کیا ہوتا ہوگا؟ میڈیا سے بات کرتے ہوئے ورشا گائیکواڑ نے کہا کہ 8 اگست 2026 کو کانگریس صدر ملکارجن کھرگے نے ہلدوانی میں ایک عوامی جلسے سے خطاب کیا تھا۔ دو روز بعد منووادی ذہنیت رکھنے والے لوگوں نے جلسے کی جگہ کا مبینہ طور پر 'شدھی کرن' کیا۔ اس واقعے کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے پریس کانفرنس کرکے مطالبہ کیا تھا کہ ملزمان کے خلاف ایف آئی آر درج کی جائے۔ تاہم ملزمان کے خلاف ایف آئی آر درج کرنے کے بجائے راہل گاندھی اور کانگریس کے رہنماؤں کے خلاف ہی ایف آئی آر درج کردی گئی۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس گزشتہ ایک ماہ سے مسلسل اس ناانصافی کے خلاف جدوجہد کررہی ہے۔ آج تقریباً 20 کانگریس ارکان پارلیمنٹ پارلیمنٹ اسٹریٹ پولیس اسٹیشن پہنچے اور ملزمان کے خلاف ایف آئی آر درج کرنے کا مطالبہ کیا۔ پولیس نے ارکان پارلیمنٹ کو پولیس اسٹیشن میں داخل ہونے کی اجازت تک نہیں دی۔ طویل احتجاج اور دباؤ کے بعد انہیں پولیس اسٹیشن میں داخل ہونے کی اجازت دی گئی اور تین گھنٹے تک جاری احتجاج کے بعد بالآخر ایف آئی آر درج کی گئی۔ ورشا گائیکواڑ نے پولیس سے براہ راست سوال کرتے ہوئے کہا کہ اگر پولیس اسٹیشن میں ملک کے ارکان پارلیمنٹ کے ساتھ اس طرح کا سلوک کیا جاتا ہے تو کسی عام دلت، آدیواسی یا پسماندہ شخص پر ظلم ہونے کی صورت میں پولیس اس کے ساتھ کیسا سلوک کرتی ہوگی؟ انہوں نے سوال کیا کہ ملک میں درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کے خلاف مظالم کی روک تھام کے لیے سخت قوانین موجود ہونے کے باوجود ایف آئی آر درج کرنے میں پورا ایک ماہ کیوں لگا؟

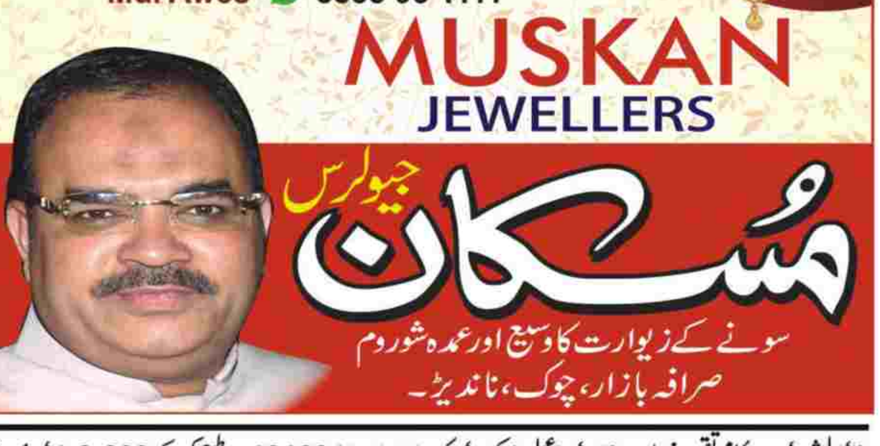

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کرکے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office:Near Masjid-e- Osman Gani Mohammadia colony. Mal Tekdi Road,NANDED - کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی